حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے
حسن کی دیوی عرف چنڈاولی
مصنفہ
مہدی حسن احسن
حسب فرمائش بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز پبلشرز لاہور

مکمل ڈراما

دورکا

کا

کوئی نیکی کے لباس

چندراولی

باب پہلا   پردہ پہلا   دربار راجہ رام

(راجہ رام کے دربار میں پردھان اور ایک مہاتما سے عورت اور مرد کی تکرار)

چوبدار - عالی دربار ہے۔ محفل دربار ہے۔ اونچی سرکار ہے۔ دولتمند ہے راجوں کا راج دیکھو۔ منصف مزاج دیکھو۔ شاہوں کا تاج دیکھو شوکت نثار ہے شادی کی دھوم دھام شادان ہیں خاص و عام عشرت کی صبح و شام ہر سو گلزار ہے حسن و جمال ہیں۔ ہر ایک کمال ہیں خوبی اقبال ہیں احسن سرکار ہے۔

راگ کھماچ - تال تین۔ گت نادھی دھنا۔ آکا مقام برسن کے بعد لاکا ہے

سُرس - اس بول کی اُتری چڑھی۔ سا رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

گانا رامشگران - جوبن برسن لاگے۔ راجہ چھم چھم چھم چھم چمکے تاج۔ آج چھتر سیس پر گھوم گھوم تن دبک چمکت ملک فلک تک دھوم۔ تن من نادر نادر سبھاؤ۔ دھگ دھگ جگ جگ مکٹ مکٹ برتر آسمان تک۔ راک کا ڈنکا کڑکڑ چندر شان تک تک جات ٹلکھ آسمان تک دھا۔

راجہ رام کا گانا

داتا ہے پاس سکھ سمپت سکھ ملا شاہی کا تھا مانگا یہ چشم تر جھلکے

ملا ملا شاہی کا۔ پیارا داتا اسا رے اسا کمبھنی۔ فانی سارے فانی کا داتا

جی بھایا جی بھایا گایا پار اغم مٹا مٹا شاہی کا تھا مانگا یہ حشم تن من سکھ ملا

...دربار۔ اے خیر خواہان سرکار میرے دربار کی عزت کے
...ری حرمت میری شوکت کے بڑھانیوالے ہزار ہزار شکر
...خدائے دو جہان کا کہ جس نے بنایا مجھ کو مالک اس محفل رشک
گلستان کا ہے

کون ہے وہ عرش سے لے فرش تک جسکا ہے نور کون ہے وہ نام ہے جسکا کہ رحمان و غفور
کون ہے وہ نور سے روشن تھا جسکے کوہ طور کون ہے وہ حمد جسکی کرتے ہیں وحش و طیور

وزیر۔ اے رونق افزائے تختِ سلطانی۔ وہ ہے ذات رحمانی جس کا کوئی ہمسر ہے نہ ثانی۔ باقی یہ دنیا ہے فانی۔ ہر چیز ہے اس کی نشانی ہے

جن و ملک میں ارض و فلک میں اُس کا نور جھلکتا دیکھا
دیر و حرم میں لوح و قلم میں جلوہ پاک چمکتا دیکھا۔

بڑے بڑے عاقل کامل عامل فاضل اپنے اپنے نفس کی رہنمائی سے برائی اور بھلائی سے ہر طریقہ کے سالک ہوئے بہشت اور دوزخ کے مالک ہوئے
زندگی مستعار ہے حباب دلدار ہے۔ تو بعد مرنے کے بھی بیڑا پار ہے ہے

عجب ہے قدرتی کی رنگسازی رنگی جو نیکی کا رنگ رنگی
برنگ رنگ رخ حسیناں اڑی زمانے کی یہ دو رنگی۔
جو رنگ عصیاں ہے دل ہو رنگس عیاں ہو رنگ رخ فرنگی
و رنگ کیا موت میں یہاں ہے نہ کوئی ساتھی نہ کوئی سنگی

راجہ رام۔ واہ رے گلشن وزارت کے شاداب پھول خدا کو پہچاننے والے اس کی قدرت کے جاننے والے شاباش مرحبا آفرین۔ مگر ایک سوال اور ہے قابل غور ہے۔ وہ اس طور ہے ہے

کہ سوز شمع و پروانہ میں عشق و بلبل و گل میں دیا ہے فوق کس کو دست قدرت نے تجلی میں

وزیر۔ سبحان اللہ کیا پوشیدہ سوال ہے۔ مگر حضور کا جو کچھ خیال ہے وہ مرد و عورت کے مرتبہ کی مثال ہے۔ ؎

مضمون اس سوال میں پنہاں تھا دور کا
لیکن غلام پا گیا مطلب حضور کا۔

سنئے مہاراج ہر ہر عورت میں بہر صورت فرق ہے۔ کوئی نیکی کے لباس میں آراستہ ہے۔ کوئی بدی کے دریا میں غرق ہے۔ ظاہرا عورتیں بیوفا مشہور ہیں۔ لیکن مردوں سے زیادہ پر قصور ہیں۔

راجہ رام۔ خیال خام ہے۔ جھوٹا کلام ہے۔ میرے نزدیک کم عقل عورتوں کی بے حجابی مردوں کے دل کو لبھاتی ہے۔ قابو میں لاتی ہے بدکار بناتی ہے۔ اگر عورت کسی مرد سے التفات نہ کرے تو مرد کبھی اس سے بات نہ کرے

وزیر۔ باغبان حقیقی نے چمن دہر میں رنگا رنگ کے پھول کھلائے ہیں کہ جنکی خوشبو سے اس باغ کے سیر کرنیوالوں کا دماغ مہک رہا ہے مگر جو پھول رنگ ڈھنگ بو باس میں روح افزائے عالم ہیں بہت کم ہیں مطلق عورتوں کو بدنیت ٹھیرانا یہ کس نے مانا یہ کچھ درست نہیں حضور کا فرمانا

حسینوں میں گر خود نمائی نہ ہوتی ... برائی نہ ہوتی۔ بھلائی نہ ہوتی۔
دنوں میں بھی حاصل صفائی نہ ہوتی ... جہاں میں اگر پارسائی نہ ہوتی۔
تو ہرگز خدا کی خدائی نہ ہوتی

چوبدار۔ رکھئے نگاہ عالی سرکار کی ہے۔ آمد درباری سر جھکائیں سردار کی ہو لیعنی وہ کون جگ میں جو کہ مہاتما ہے۔ گن جنکا راجہ پرجا ہر ایک ناتا ہے کس دھوم سے ہمارے سرتاج کی سواری آتی ہے۔ اب یہاں پر مہاراج سواری ذ مہاتما جی کا داخل ہونا اور سب درباریوں کا گانا گانا

راگ انگریزی۔ تال تین گت نکٹہ اکا مقام دربار کے بعد مختار پر ہے

شعر۔ جو اس لوں میں اتر سے چڑھے ہیں سارے گاما۔ پا۔ دھانی۔ نی

سردار دربار کا مختار سرکار کا — آیا پیارا اور روشن تارا دربار چمکا یا سارا

راجہ رام - لو اب یہ جھگڑا مہاراج جی سے سرانجام ہوگا۔ اس جھگڑے کا انتظام مہاراج پر اختتام ہوگا۔

مہاتما - کیا کوئی ملکی معاملہ ہے یا مقدمہ پیچیدہ ہے۔

وزیر - نہیں مہاتما اوتار اس سنسار ہیر پار میں عالم ناپائیدار میں زیادہ عورتوں کی عصمت پائدار ہے یا مرد ہیں نیک کردار — یہاں حجت ہی روبکار محبت۔

مہاتما - پھر آپ کے خیال پر سوال ہے عقل کے زُو کس سمت کو ہے۔

وزیر - میرا تو یہ کلام ہے کہ عورتوں کو بدکار بنانیوالا دام محبت میں پھنسانیوالا مرد ہے جس کے موافق یہ فرد ہے۔

فکر میں جو ذات میں مردوں کے نہ پیدا ہوتیں — عورتیں خود نہ کسی مرد پہ شیدا ہوتیں

مہاتما - غرض یہ ایکی ہی عورتیں ہیں عشق سے خالی — بنائے عشق ذات مرد میں بھگوان نے ڈالی

وزیر - اجی سرکار میں یہ نہیں کہتا کہ عورتوں میں عشق نہیں محبت نہیں ہوس نہیں چاہت نہیں۔ لیکن بھگوان نے ایسی شرم کی نقاب اُن کے چہرے پر ڈالی جس نے اُن کے ہوس کی کر دی پائمالی ۔

ہوا خیال جو روز ازل یہ عادل کا — کہ مرد و زن میں ہو کیونکر معاملہ دل کا
تو بخشا عورتوں کو تنگ حوصلہ دل کا

مہاتما - دام میں عورتوں کو لانا ہے تدبیر سے — بس میں ہو جاتے ہیں جن انسان کی تسخیر سے
کیسا ہی نازک نشانہ ہو نہ چھوٹے تیر سے

وزیر - خدا نے جسپہ عنایت کی کچھ نظر کی ہے — بگاڑے اسکو یہ طاقت کہاں بشر کی ہے
کسی کو اس نے یہ دولت عطا اگر کی ہے — تو اسکی فکر ہزاروں نے عمر بھر کی ہے
خراب اس کی بھی عصمت کہیں مگر کی ہے

مہاتما - فضول باتوں سے اپنی زبان کو تھام تو لو وہ کون ایسی ہے عورت کسی کا نام تو لو

ر - بہت ہیں عورتیں ایسی جہان میں عصمت دار کہ جنکے دامن عصمت کو چھو سکا غبا

مہاتما ۔ عصمت کا قلعہ اس وقت تک قائم رہ سکتا ہے کہ جبتک حضرت عشق کی بنیاد نہیں پڑتی ہو طبیعت نہیں بگڑتی ہے جب معشوق کے لائق عاشق ہو تو کیونکر نہ وہ اس کا شائق ہو

طالب حسین ہو نیک شمائل کیواسطے
لیلی کا حسن چاہئے محمل کیواسطے

شمشیر آبدار ہو قاتل کیواسطے
ممکن نہیں کہ جذبہ ہو دل کیواسطے

کامل کرے چلاش جو کامل کیواسطے

وزیر ۔ کب وردِ عشق فرض ہی ہر دل کیواسطے
اکثر جواب صاف ہی سائل کے واسطے

مقتول کیا ضرور ہے قاتل کیواسطے
کیا فائدہ تھا خواہش باطل کیواسطے

مجنوں پھرا تباہ جو محمل کیواسطے

مہاتما ۔ فرض کرو اگر میں خود اسکی خواہش کروں آزمائش کروں تو۔

وزیر ۔ آپ ایسا کام کیونکر کرینگے۔

مہاتما ۔ فرض کرو کہ مجھ کو امتحان ہی لینا منظور ہو

وزیر ۔ تو آپ کو بھی ناکامی ضرور ہو۔

مہاتما ۔ خیر اب آپ نام تو بتائیے مقام تو بتائیے

وزیر ۔ ہو چکا قصہ تمام سنئے اُس پاک دامن کا نام ہے

جہاں میں نام ہے چندراولی مشہور عالم اسکا
نہاں ہی پردۂ عصمت وہ روشن ہی نام اُسکا

نہ سن پائیں کلیم آئیں اگر سننے کلام اسکا
ہوا ہی بادۂ عصمت سے جو لبریز جام اُسکا

حسینان جہاں میں اس لئے ہو احتشام اسکا

راجہ رام ۔ چندر نگر کے راجہ چندر سین کی بیٹی چندراولی۔

وزیر ۔ جی ہاں وہی مہابلی

راجہ رام ۔ وہ تو کنور رنجیت سنگھ کی منگیتر ہے۔

وزیر ۔ بس وہ اسی کے لئے بہتر ہے

مہاتما ۔ خیر اس تکرار کے لئے مجھ کو امتحان کرنا ضرور ہے۔ بجان و دل منظور ہے۔

راگ - بھیرویں تال تین گت نادہی دہنا

سُر

گانا درباری - ای ای راجہ گنی لوگیانی دانی اور بدھ مانی تماہنی کوئی دیکھا
ای ای راجہ تجھ گن کی کیا کریں بڑائی دیوتا تجھسے ہیں سوکھ پائی ہر توری
عزت سگل جگت ہیں تم سا نا ہیں کوئی ہے ہے راجہ -

مہاتما - جاؤں جاؤں ہیں چھڑاؤں ست پن اس کا سب

وزیر - کیسے پاؤ گے مہاراج ستی ہے وہ ادھیراج

درباری - جاؤ مہاراج سدھارو ادھیراج سنو اور یہ کاج سدھارو ہے
راج آہا آہا واہ واہ واہ آہا ہاہا ہا واہ واہ وا

پریمی ۱ دوہڑہ جے کرشن مرار توہن دہن تیر وراج - شام سندر مہاراج ہو سچے ہو مہاراج
پریمی ۲ راجا پرجا رشی گنی جو دیوت ہیں سب پاج - اک چھن میں وہ کاج جو تم چاہو ادھیراج

اسب آہا واہ واہ آہا ہا واہ واہ آہا آہا ہا واہ واہ جاؤ مہاراج سدھارو
اس سراج سنو اور یہ کاج سدھارو ہے راج

باب پہلا سین دوسرا گنگی کٹنی کا مکان

(بیتاب خاں تماشبین کی ظرافت آمیز گفتگو مہاتما کا گنگی سے اپنی
خواہش ظاہر کرنا اور گنگی کا چیلا کے ذریعہ سے ملنے کی تدبیر کرنا -

سُرخاص - سارے گا - پادھا - نی

گانا گنگی - رستہ چلتے چلتے اڑتی چڑیا کے پر کٹتی جس کو تاکا اس کو مارا
مانگے نہیں پانی گٹنی میرا نام - مکر و حیلہ میرا کام چھالسی - جس کا کھاتی
اس کا گاتی ہوں میں ایک سیانی اہا ہا اہو ہو ہو راگ وہ لائی آگ
لگائی لاکھوں اتو پھالسے میں نے -
میں نے دیکر بتا بالا جہاں

(بیتاب خان کا آنا)

بیتاب خان۔ اماں جان مہربان قدردان دوستان بوستان بندگی کرتا ہے یہ تابع فرمان

گنگی۔ اے میرے جان اللہ نگہبان دشمن ہلکان میں قربان کیوں کیسے ہو میاں بیتاب جان

بیتاب خان گھبرا گئے شوق یار کرتے کرتے۔ پر تم نہ تھکیں اب تک اقرار کرتے کرتے وعدوں کا اگر یہی رہیگا عالم تو مر جائینگے انتظار کرتے کرتے

گنگی۔ بیٹا صبر کرو ذرا تو جبر کرو۔

بیتاب خان۔ اجی جہنم میں جائے تمہارا صبر اور جبر ہم تو مرتے ہیں جان سے گذرتے ہیں۔ یہاں ہر روز نئے فقرے ابھرتے ہیں۔

گنگی۔ خیر ایسے ہی کھرے ہو جلدی میں بھرے ہو تو لاؤ جھٹ پٹ کمر سے کچھ نکالو۔ پھر میری چالاکی دیکھو بھالو آزمالو۔

بیتاب خان۔ اجی بس تمہارا تو یہی حال ہے۔ جب آؤ روپیہ اشرفی کا سوال ہے۔ کچھ کام کا بھی خیال ہے۔

گنگی پیسے کا سب کام ہے بیٹا پیسے کا سب کام۔
پیسہ خرچا اس دنیا میں جو چاہو آرام۔ اے سنو نا بیٹا۔

بیتاب خان۔ تمہارا دل خوش کرنے کو قاروں کا خزانہ بھی ہو۔ جب بھی تسلی ذرا نہ ہو۔

گنگی۔ سخی کا بول بالا کنجوس کا منہ کالا۔ جب جیب سے ہاتھ نکالا جو کچھ پایا دے ڈالا لو اب کچھ دلوایئے جناب والا۔

بیتاب خان۔ اجی بڑی خالہ خدا تمہارا کرے منہ کالا۔ اب تو ہو گیا ہیرا دیوالہ کہو تو لادوں مکان کا قبالہ

گنگی۔ ارے بیوقوف کچھ خبر ہے۔ جسکی مٹھی میں زر ہے۔ یہاں اسی کا گذر ہے

بیتاب خان۔ اب تو میرے پاس کچھ دام نہیں۔

گنگی - میرے گھر میں مفلسوں کا کچھہ کام نہیں
بیتاب خان - جان اب آمان جان جاتی ہے۔
گنگی - میری جوتی سے جان جاتی ہے۔
بیتاب خان - کچھ للہ رحم کھاؤ تم۔
گنگی - بس میاں میرے گھر سے جاؤ تم۔
بیتاب خان - جان لیگا یہ سر کا سودا ہے۔
گنگی - عشق بازی بھی زر کا سودا ہے۔
بیتاب خان - اور آجتک جو آتنا دیا ولایا اس کا کیا خاک مزہ پایا۔
گنگی - اگر نہ دیتے دلاتے تو یہاں گھسنے بھی نہ پاتے کہیں گلیوں کی خاک اُڑاتے۔ اس چھوٹی سی تسلّی کا بھی مزہ نہ پاتے۔
بیتاب خان - خدا کی مار مردار جب کردیا مجھ کو نادار تو اب یوں کرتی ہے فریب کی گفتار
گنگی - چل ہٹ منحوس کنجوس دینے کا وقت آیا تو موا نیلا الا نکل میرے گھر سے دیغان۔ پیچھے شیطان۔
بیتاب خان - ارے ہم کو کنجوس بناتی ہے۔ حرامزادی شیطان کی دادی عقل کی کھوٹی۔ کاٹ لوں گا تیری ناک اور چوٹی
گنگی - ارے واہ رے کم اصل تیری تو ہے وہی مثل تن پر نہیں لتا مگر پان کھاویں البتہ
بیتاب خان - ارے او علامہ تو نے تو پہنا ہے بیحیائی کا جامہ ؎
برا ہو جس کا قرینہ وہ تجھ سی بات کرے ۔ جو ہوئے تجھ سا کمینہ وہ تجھ سی بات کرے
گنگی - چل چل اشریفوں کا حریف آمان کا پتہ نہ باوا کا نشان ہلتے جنکے جواہر خاں ماں ٹینی اور باپ کانگ۔ بچے نکلے رنگ برنگ۔
راگ پیلو - تال تین گت کھرد ا۔ لے چڑھی۔ آگا مقام قضا کے بعد
(دگانا دونوں کا)

بیتاب خان - ایری ایری فاحشہ تیری آئی ہے قضا

گنگی - مُوا مار کھائیگا خوب پیٹا جائیگا۔

بیتاب خان - قحبہ کٹنی لچی ننگی۔

گنگی - مُوا اُلو جنبطی بھنگی۔

بیتاب خان - کیا بکتی ہے۔

گنگی - دوہ نگوڑے لنگا کے لنگور نگوڑے۔

بیتاب خان - چپ شہکارا۔

گنگی - چپ آوارہ

بیتاب خان - ہٹ دلالہ

گنگی - رذالہ۔

بیتاب خان - کالی کفتنی پھاپھا کٹنی لوگوں کو بہکانیوالی۔

گنگی - تجھ ایسے رذیلوں کو کب خاطر میں ہوں لانیوالی۔

بیتاب خان - سر کو مونڈوں چوٹی کاٹوں کاٹوں تیرے کان

گنگی - چل ہٹ تیرا منہ کالا موذی بے ایمان۔

بیتاب خان - میں لونگا تیری جان۔

گنگی - ارے جا جا رے شیطان

گنگی - ہے ہے میری جان بچاؤ دوڑو لوگو جلدی آؤ

اہل محلہ - کیا ہے بوڑھیا کیوں چلائی۔ کیوں تیرے گھر میں آفت آئی۔

گنگی - اے میرے محلہ کے جوانو میری بات کو باور مانو یہ مُوا مشٹنڈا اسا دھو کا ڈنڈا ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑا ہے۔ اسی بات پر اڑا ہے کہ بے کوڑی پلیہ لیئے اس کا کام کردوں تم سب کو معلوم ہے ہمیشہ سے جو میرا پیشہ ہے جب کسی سے نقد رقم پاتی ہوں تو اس کے کام میں ہاتھ لگاتی ہوں غضب میں جان ہے دن رات کے آرام سے گذری۔ خدا غارت کرے اس کو میں ایسے کام سے گذری

بیتاب خان۔ ارے یارو بہتان طوفان اف ری بڑھیا بے ایمان ارے
بھائی باپ کی کمائی سب ہیں گنوائی اور ابھی تک مراد نہیں پائی۔

کل محلہ والے۔ ارے بھائی اس کو مرادو۔

اہل محلہ۔ ارے کمبخت بیعزت تیری اوقات پر لعنت۔

دوسرا شخص۔ تیری اوقات پر لعنت تیری ہر بات پر لعنت۔

تیسرا " کمینے بے حیا کم اصل تیری ذات پر لعنت۔

چوتھا " تیرے افعال پر لعنت تیرے عادات پر لعنت۔

بیتاب خان۔ گیا عشق میں سارا یہ جاہ وحشم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
سہے جان پہ اپنی ہزاروں ستم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
ہوئے کیسے خراب خدا کی قسم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
گئے دونوں جہان نظر سے گذر نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

گنگی۔ گیا کمبخت کمینہ سڑے دیوانہ جس کا پتہ نہ ٹھکانا دینا نہ دلانا مفت ہیں
سر پھرانا آج میں نے اس طرح سے نکالا کہ مر جائیگا۔ مگر صورت نہ دکھائیگا
اوہو یہ کوئی اور شکار آیا۔ نقد انقدی کا روزگار آیا۔

مہاتما۔ بی گنگی صاحبہ سلام۔

گنگی۔ سلام سلام اے نیکنام تم کو کیونکر معلوم ہوا میرا نام۔

مہاتما۔ ارے صاحب تمہارا نام تو شیطان سے زیادہ مشہور ہے شہرہ دور دور ہے

گنگی۔ ارے صاحب دوست شاد دشمن نامراد میرے پری زاد کیا حسن ہے
خداداد کچھ کیجئے ارشاد۔

مہاتما۔ بس خوشامد کو جانے دیجئے مجھے مطلب پر آنے دیجئے۔

گنگی۔ کچھ فرمائیے دل کا حال دکھاؤں کمال آسمان کا ہلال پتی کی ڈھال
بال کی کھال۔

مہاتما - ہاں میں نے بھی کچھ سنی ہے۔ آپ کی تعریف و توصیف بندہ دیا چاہتا ہے۔ آپ کو کچھ تکلیف ہے۔

راگ کھماچ - تال تین مے چڑھی آ کا مقام (میرا) پر ہے۔

سرخاص - سارے گا - گا - آ آ - دھانی - نی -

گاناگنگی - سنو سردار ذرا کام میرا آفت ڈھاؤں آگ لگاؤں گنگی نام میرا خالی رہتا نہیں وام میرا - اس کو مارا اس پر وارا تن من سارا - عاشق بیمار لے چھٹکارا عالم سارا - بس میں بیچارہ جو کوئی جانے وہ پہچانے گنگی نام میرا خالی رہتا نہیں دام میرا -

مہاتما - مگر میرا کام ذرا مشکل کام ہے

گنگی - بندی آسان کرنے کے قابل ہے۔

تم کچھ بھی کرو کھٹکا میرے دل میں نہیں دھڑکا -
نکل سکتا نہیں پھر وہ جو میرے دام میں لٹکا -

مہاتما - کیا کہوں عشق کا بیمار ہوں - زار نزار ہوں - چندراولی کا عاشق زار ہوں - بجان و دل خریدار ہوں -

گنگی - توبہ توبہ یہ تم نے کس کا نام لیا میں نے دونوں ہاتھوں سے دل کو تھام لیا ارے میاں جوان قائم رہے تیری شوکت وشان یہ ارمان کچھ نہیں آسان

مہاتما - کیوں صاحب اور وہ پہلا بیان ٹعلیوں کی داستان بس جاتے رہے اوسان اونچی دوکان اور پھیکا پکوان -

آپ کی بندہ نے جانی باتیں جھوٹ سچ تھیں یہ زبانی باتیں

گنگی - اے نوج میں کیا جانتی تھی - کہ تم ایسا سوال کروگے مجھ کو بے چھری کے حلال کروگے -

مہاتما - بھلا اس میں کیا تھی برائی جو میں نے چندراولی کی اُلفت جتائی - کیفیت سنائی -

گنگی - وہ گل گلزار رعنائی - اب تک کسی کے فریب میں نہ آئی - پھر وہاں تک کیونکر ہو تمہاری رسائی -

مہاتما - پھر کچھ تدبیر بتائیے -

گنگی - بسم اللہ قدم بڑھائیے تشریف لیجائیے ٹھنڈی ٹھنڈی بازار کی ہوا کھائیے -

مہاتما - فکر کیجئے میری قسمت آزمائیے لیجئے کچھ نقد بھی یہ پان کھانے کیلئے

گنگی - کیا کہوں کیا دل تہ و بالا ہے تم نے کچھ عجیب کشمکش و پنج میں ڈالا ہے کام کی طرف دیکھتی ہوں تو دل میں ہول سماتا ہے - روپیوں کیطرف دیکھتی ہوں تو تمہاری جوانی کا خیال آتا ہے -

مہاتما - نہیں نہیں ہول کی کیا بات ہے - تم میں بڑی کرامات ہے -

گنگی - جب سے وہ کنور رنجیت سنگھ کی منگیتر ہے زمانے سے انکار مدنظر ہے

مہاتما - بڑی بی یہ عشق کا قاعدہ ہے تم کو فکر بیفائدہ ہے - جب عورت حسین مرد پاتی ہے تو انکار بھول جاتی ہے -

گنگی - خیر حضور عالی ایک تدبیر ہے نکالی چپلا جو چندراولی کی ہے سہیلی وہ میری لڑکی کے ساتھ ہے کھیلی - اسی کے ذریعہ سے یہ کام ہوگا - آپ کے دل کو آرام ہوگا - مگر میں کہتی ہوں - کہ مجھے اور بھی کچھ دوگے -

مہاتما - میرا کام کرو گی - تو خوشحال کردوں گا - بلکہ نہال کردوں گا - مالا مال کردوں گا -

راگ کلیان - تال تین گت پنجابی ٹھیکا لے دھیمی آ کا مقام (کردوں میں) کے بعد

سر خاص - سا رے گا - ما - پا - دھا نی

گانا مہاتما - سمرن کروں میں تیرا تو صاحب میرا میرا اگن اوگن نہ نہار سمرن - تو کریم تو رحیم تیرے نام پر بلہار - سمرن -

باب پہلا پردہ تیسرا باغ چندراولی

سہیلیوں کا ناچتے ہوئے آنا اور گانا گانا

راگ کھماچ پہاڑ - تال تین گت نادہی دھنا - لے درمیانی آ کا مقام جوبن کے بعد (ہر) ہر ہے۔

سُر خاص - اتری چڑہی - سارے گاما - پا - دہانی - نی -

گلشن جوبن پر ہے ناچو گویاں چھوم چھنانانا چھوم چھنانانا ناچو گویاں۔ گلشن شاد شاد گھوم گھوم جھوم جھوم ناچو گویاں چھوم چھنانا۔ جھوم چھنانانا ناچو گویاں۔ گلشن آؤ مچاویں یا دہوم دہوم۔ ناچو گویاں چھوم چھنانا۔ چھوم چھنانانا ناچو گویاں جوبن پر ہر گل پر ہے ہرا بھرا کیا بھولا بھلا بلبل ہر گل پر پھرنے جھوم جھومتا گلکاری پھلواری ہے پیاری ہے ہر کیاری کیا پیاری متواری ہے۔ نیاری واہ چمپا چمبیلی البیلی کھلی کیسی نرگس و سوسن ہے شاد و خنداں آہاہاہاہا۔ واہ واہ جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم۔ ناچو گویاں چھوم چھنانانا چھوم چھنانانا۔

نثر چندراولی - کیوں چپلا جس پھول کو دیکھتی ہوں اپنے رنگ ڈھنگ میں قدرتی نمائش کا جلوہ دکھاتا ہے۔ پھولا نہیں سماتا ہے اور جو تازہ شاداب کلی ہے صنعت صناع ازلی ہے کیا آغوش شاخ گل میں پلی ہے

چپلا - سچ ہے چمن زار ہے یا قدرتی اسرار ہے ؎

عجب انداز سے طاؤس کی ہی چال مستانہ بھرا ہے بادۂ خوشرنگ سے ہر گل کا پیمانہ

چندراولی - جس طرح اس چمنستان کا کارخانہ ہے اسی طرح اور بھی انتظام زمانہ ہے۔ دیکھو پھولوں میں سب سے زیادہ خوشرنگ اور شاداب یہ گلاب ہے۔ اور مردوں میں وضعدار اور خوشرو نجیب رنگ لاجواب ہے بلکہ انتخاب ہے

چیلا (علیحدہ) خوب موقعہ پایا مطلب ہاتھ آیا۔ حضور نے کیا ارشاد کیا۔

چندراولی۔ کچھ نہیں مجھ کو اس وقت اپنے شوہر رنجیت سنگھ کا خیال آیا ہے

آج مردوں میں نہیں ہے کوئی ثانی اسکا   بڑھ گیا ماہ سے انداز جوانی اسکا

چیلا۔ درست فرمایا مگر

چندراولی۔ کیا اگر مگر او بے خبر کوئی دیکھا ہو اگر کہدے بے ڈر ورنہ پہنچیگا ضرر

چیلا۔ قصور معاف کہدوں صاف صاف ہے

نہ سمجھے کوئی یہ دلمیں مجھی بہتر بنایا ہے   خدا نے ایک سے بس ایک بڑھکر بنایا ہے

راگ بھاگ۔ تال تین گت نا دہی دھنا۔ چڑھی آکا مقام کیا پھر مار تو نے نی (دنے) پر ہے۔

سرخاص۔ اتری چڑھی سا رے گا ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

گانا چندراولی۔ ٹونا کیا یہ مارا تو نے سندر گنی نہیں دیکھا ہے پیا پیارا ہمارا تو نے دور پیارا دلبر افسر پیارا پیارا سرور پیارا سلطان وہ عالی دربار کا والی دیکھا میرا نہ پیارا تو نے۔

چیلا۔ جان کی اماں ذیشان لونڈی کا بیان ہے

ہے گذرا اس شہر میں اک ایسی خوش کردار کا   جس طرح دنیا میں ہوتا ہی جنم اوتار کا

ہے وہ روشندل تو ہے اسپر کرم کرتار کا   شوق سے ہر مرد وزن مشتاق ہے دیدار کا

بھیڑ ہے ایسی کہ رستہ بند ہے بازار کا

چندراولی۔ وہ کس بات میں میرے رنجیت سنگھ کے برابر ہوگا کس طور سے اس کا ہمسر و مقابل ہوگا ہے

چمپئی رنگت عجائب رنگ ہے لائی ہوئی۔

ہر کلی اس حسن کے آگے ہے مرجھائی ہوئی

کیا ہی خوش عارض پہ ہے وہ زلف لہرائی ہوئی

آنکھ اپنی کیوں پڑے اس پر للچائی ہوئی

ہر ادا مستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

چپلا۔ ہرچند زبان ملانا قصور ہے مگر انصاف کا یہی دستور ہے۔ کہنا ضرور ہے۔ ہمت میں شجاعت میں قوت میں جمال میں۔ بلکہ ہر ایک کمال میں بے نظیر و لاثانی ایام جوانی حسینوں کی زندگانی ہے۔

دیکھ لو چل کے تم ابھی کیا ہے — بس میں ہوا اپنے بے بسی کیا ہے
خود ہی ہو جائے گا تمھیں معلوم — ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

چندراولی۔ خیر سن لیا حسن و جمال کا فسانہ غائبانہ اب کیا ضرور ہے دیکھنا دکھانا اپنی عصمت میں داغ لگانا۔ ؎

ہم دل میں حسینوں کی تمنا نہیں رکھتے — یوسف بھی اگر آئیں تو پروا نہیں رکھتے

چپلا۔ گستاخی معاف اگرچہ ہوگا۔ آپ کے خلاف مگر واللہ حسینوں کی کیا بات ہے۔ واقعی کرامات ہے اور پھر عادل کامل روشن دل میری تو اچھی صورت پر جان جاتی ہے خدا کی قدرت یاد آتی ہے۔

ہم تو مرتے ہیں ادا پر دلستاں ہو کوئی — دوست دشمن مہرباں نامہرباں ہو کوئی
سر ہیں ہو گردن میں ہو سینہ میں ہو پہلو میں ہو — تیغ ہو خنجر ہو پیکاں ہو سناں ہو کوئی ہو

چندراولی۔ اے لعنت مردار ذلیل و خوار عزت سے بیزار ذلت کی خریدار تیری تو وہی مثل ہے نابکار ؎

اچھی صورت جہاں نظر آئی — ہو گئی اُس گلی کی سودائی

چپلا۔ نوج بیوی خدا ایسا نہ کرے کہ لونڈی کسی بری بات کا دم بھرے خدا بچائے کبھی عشق کے پھندے میں دل نہ آئے ؎

نہ دل ہے پاس کسی کے نثار کے قابل — نہ میرا طائر جاں ہے شکار کے قابل

چندراولی۔ کیوں رے اونٹ کھٹ ابھی جھٹ پٹ کہکر کیسا پلٹ گئی

شرم سے کٹ گئی کہ تو سہی وہ پہلی بات جو کہی ہے
مرغوب دل سے مرد کی جلوہ گری ہوئی بندی تو اچھی شکل پہ بس ہے مری ہوئی
چپلا۔ اے حضور میری مراد کچھ اور ہے قابل غور ہے وہ اس طور ہے یعنی خدا
کی صنعت گری جو ہر انسان میں بھری ہیں ہوں اس کی نظری
چندراولی۔ مگر اے ہمدم یہ ہے غم کہ اس کو کس طرح دیکھینگے ہم۔
چپلا۔ خیال پاک ہے تو دل بیباک ہے ہے
کام رکھتے ہیں پری سے نہ غرض حور سے ہم دیکھ لیتے ہیں فقط ایک نگاہ دور سے ہم
چندراولی۔ نامحرم کے دیکھنے کا خیال آتا ہے میرا تو بدن تھراتا ہے دم گھبراتا ہے
روک لیتی ہے میرے قصد کو غیرت میری میں ہوں مجبور کہ پڑتی نہیں ہمت میری
چپلا۔ اللہ اللہ خدا کی پناہ ایسے ناز و انداز سے بھی میرا دم گھبراتا ہے عصمت
کے صدقے۔ عفت کے قربان اجی اے مہربان وہ کچھ بلا تو نہیں جو چمٹ
جائے لپٹ جائے۔ جس سے آپ کا مرتبہ گھٹ جائے۔
چندراولی۔ اچھا پھر کیا تدبیر نکالیں جو اس کو دیکھیں بھالیں۔
راگ بھاگ۔ تال تین گت قوالی لے دھیمی آکا مقام (میرا) پر ہے۔
سُر خاص۔ اترے چڑھے سارے گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ دھا۔ نی۔ نی۔

گانا چپلا

دہی والی کا طور دکھانا۔ لٹکا بنا دکھا دھ بھرے نیناں چندر بدنا۔
کر لٹکا اور کھٹکا۔ چلو چلو سہیلی وہاں جاناں۔

باب پہلا پردہ چوتھا مکان رنجیت سنگھ

سر خاص۔ سارے۔ گا۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

گانا رنجیت سنگھ

موراتن من جانی جرا گیو رے۔ تڑپت ہوں میں واکے درسن بن۔ مو ہے

آگ برہا کی لگا گیو رے - سو ماتن من جانی -

دوہرا - بھونرا لوبھی پھول کا جو کلی کلی رس لے - کانٹا لاگا پریم کا جو ہیر پھیر نہ لے

صبا بہ لطف بگو آن غزال رعنارا　کہ سر بہ کوہ و بیابان تو دادۂ مارا و تن

وزیر - افسوس یہ زاری بیقراری - اے بلبل ریاض تاجداری یہ کیا حالت ہے تمہاری

ع　سبھی دنیا میں محبت کا مزا جانتے ہیں

مگر اس حال کو عاشق بھی برا جانتے ہیں

رنجیت سنگھ - اے وفادار غمگسار اس دل نے کر دیا مجبور ونا چار ع

نالۂ دل نغمۂ بلبل ہے اسکی یاد میں　سو ترانوں کا مزا ہے اک میری فریاد میں

گانا رنجیت سنگھ

سُر خاص - سا رے گا - گا - ما - پا - دھانی -

کہیں وہ خاک پا گر دیکھ پاتے اپنی آنکھوں سے　تو سرمہ کی جگہ اسکو لگاتے اپنی آنکھوں سے

تیرے بیمار الفت کا صنم آنکھوں میں دم آیا　مناسب تھا کہ اسکو دیکھ جاتے اپنی آنکھوں سے

ملا تا تو اگر تجھ کو قسم ہے تیرے قدموں کی　کوئی آتا ہے پیر دل کے ہم آتے اپنی آنکھوں سے

ہمیں نرگس کا دستہ غیر کے ہاتھوں سے کیوں بھیجا　اگر آنکھیں دکھانی تھیں دکھلاتے اپنی آنکھوں سے

رنجیت سنگھ - اے خدائے تعالٰے میں راحت میں بسر کرنیوالا یہ کیا غم میرے سر ڈالا

رنگ عشرت کر گیا پرداز باغ دہر سے　مجھ کو حیرانی ہے گل خنداں میں کیونکر آئیں

وزیر - یہ تو سب کو معلوم ہے زمانہ میں دہوم ہے کہ چندراولی آپکی منگیتر ہے مگر اس میں تھوڑا سا تحمل بہتر ہے - نجومیوں نے جب مشتری ملائی تو اس سال میں لگن کی ساعت نیک نہ پائی - اسلئے ایک برس گذرنیکے بعد شادی کا سامان ہوگا دلکا پورا ارمان ہوگا ع زندگی ہے تو خزاں کے بھی گذر جاوینگے دن　فصل گل زندوں کو پھر اگلے برس آوینگے

رنجیت سنگھ - اے وزیر خوشخصال ایک سال کٹنا ہے محال میرا ہے غیر حال

خواب خور و دونوں ہجر میں چھوٹے　اب تو ہم سو رہینگے مجبہ کھائے -

وزیر - دنیا میں رنج و راحت کا ساتھ ہے ہاتھ میں ہاتھ ہے جو رکھتے ہیں ہمت مردانہ

اُن کو نہیں چاہیے۔ کسی حال میں گھبرانا ہے

بخت دیتا ہے جنکو عیش اُنکو غم بھی ہوتا جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

رنجیت سنگھ - افسوس اگر دل کو صبر کا یارا ہوتا تو کیوں یہ حال ہمارا ہوتا۔

وزیر - پھر کوئی جی بہلنے کی تدبیر نکالو۔ دل کو سنبھالو۔

رنجیت سنگھ - اگر بیتابی کا علاج میرے پاس ہوتا تو کیوں یہ رنج دہراس ہوتا

وزیر - عقلمندوں کا قول ہے کہ جب دل پر کوئی رنج آئے۔ طبیعت گھبرائے

تو انسان سفر کا ارادہ کرے۔ فکر نہ زیادہ کرے

رنجیت سنگھ - تدبیر خوب بتائی۔ لیکن عالم غربت اور تنہائی۔

وزیر - اے گل گلزار رعنائی ہمراہ ہے آپ کا شیدائی

گانا رنجیت سنگھ

راگ لاونی دیس - تال تین گت قوالی۔ لے درمیانی آ کا مقام (نکرے) کے بعد

چھانڈ نگر کو چھانڈ سگر کو راہ دلیر کی ہم نے وہری رام نگر رام سگر کو رام بھجن

کو ہم نے کری جیتی سگر کو چلتے رہینگے تو پھر آوینگے درشن پا دیکھے نگری۔

باب پہلا پردہ پانچواں راستہ

گانا مہاتما

راگ ملتانی - گت نادہی دہنا لے درمیانی آ کا مقام (سائیں) پرے

سر خاص - سارے گا۔ ما۔ پا دہانی

لندن تیر و دھیان دہرت ہیں آن ملے رب سائیں رے سندر

کچھ ایسی دن بدن تا غیر ہے حالت زمانیکی نہیں ہے کچھ ضرورت نیک و بد کے آزمانیکی

غنیمت اس کو سمجھو جسکو دے پر ماتما نیکی افسوس

سندر سر جنوال سائیں رے من کھائیں رے سندر

دہ چندراولی جس کی شہرت تھی بیاک چال اک نکلی کہ میرا اُم سنکر گوالن کے بھیس میں

آتی ہوگی۔ اے زمانے کے پیدا کرنیوالے عورتوں کی عصمت ہے تیرے حوالے
مجھ کو منظور ہے۔ نیک بد کی آزمائش نہ کسی بری بات کی خواہش۔

چندراولی۔ واقعی صورت تو ہے خدا کی قدرت لیکن سیرت بھی نیک ہو۔ تو
لاکھوں میں ایک ہو۔ وہی لو دہی

مہاتما۔ اری گوالن دیکھیں تو سہی تیرے شہر کا دہی۔

چندراولی۔ کیا آپ مسافر ہیں۔

مہاتما۔ ہاں میں مسافر ہوں

چندراولی۔ فرمایئے کس قدر دہی چاہئے

مہاتما۔ عشق نے رنگت جمائی ہے۔ تمہاری صورت تو اور بھی آفت بالائی ہے
دہی کی کس کو خواہش نہیں ہے۔ اگر ترش نہ ہو تو کچھ اور سوال کریں عرض حال کریں

چندراولی۔ سودا والیوں سے کیا عرض حال اگر روپے پیسے کی ضرورت ہو تو کیجئے اس شہر کے راجہ سے سوال

گانا مہاتما

راگ سندھرہ کافی پہاڑ۔ کلیان۔ تال دادرا

سُر خاص۔ سا رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

پیاری برہا دکھ نہ سوہے سہا جات رے۔ پیاری جب سے لبھی نین ہین پیاری
صورت مدھوری مورت گھڑی گھڑی پل چھن جیا نہ سوہات رے پیاری نرہا
اگن سلگت تن میں جیسی کامنی گہن میں۔ سن ری گوالن بات تو ہمراہی نڈر جاں
چل ہمرے تو ساتھ رہی پیاری برہا۔

مہاتما۔ نقد حسن کی زکواۃ نکالو۔ کچھ فقیروں کو دے ڈالو

ہم فقیروں کی بس دعا یہ ہے ہاں بھلا کر تیرا بھلا ہوگا

چندراولی۔ میں تو سنتی تھی کہ آپ بڑے خدا شناس نیک احساس مگر میں نے تو پایا۔
کچھ اس کے خلاف۔ گستاخی معاف بری باتوں کی خواہش صاف صاف جاتی
ہے۔ دہی لو دہی۔

مہاتما - اجی ذرا ٹھہرو تو سہی چکھیں تو ہی مسافر جانتی ہو اور پھر ہماری بات کا برا مانتی ہو

گانا مہاتما

راگ - سندھڑ کافی - تال دادرا - لے چڑھی آ کا مقام (ماں)

ماں نے گوری سہری بات تن من تو پہ واروں تجھ پہ دھن نثاروں دکھو اتاروں
تائیں سیاروں ماں نے گوری بتیاں موری چھتیاں آن لگوری۔

چندراولی - یہ بات تمری کا ج آوے نہیں لاج موہے بنا برج کی ناری کو سے
گون اناری یوں ہاتھ ڈار سکے تریا جان کر مان لے۔

مہاتما - کون کہتا ہے مجھے میں نیک اطواروں میں ہوں
جب سے ہوں تیرے طلبگاروں میں بدکاروں میں ہوں

چندراولی - عشق کی خواہش نہ الفت کے طلبگاروں میں ہوں
تو تو ہے بدکار تو کیا میں بھی بدکاروں میں ہوں۔

مہاتما - طالب جام مئے وصلت ہوں میرا کر علاج
اے مسیحائے زماں میں تیرے بیماروں میں ہوں

چندراولی - چھوڑ کر نیکی ہوئے تم طالب جام ہوس ہو اور میں جام مئے عصمت کے سرشاروں میں ہوں
مہاتما - دل میں رکھنا بیخیالی رشک گلشن چھوڑ دی۔ وصل کا اقرار کر انکار پر فن چھوڑ دے

چندراولی

یہ خیال خام اپنے دل سے دشمن چھوڑ دو جان دیدونگی وگرنہ میرا دامن چھوڑ دے

مہاتما - بس ہو چکی خوشامد اب جبر سے کام لوں گا بیوصل نہ آرام لوں گا۔ کہاں
بھکر جائیگی بہت پچھتائیگی۔ دیکھ کہنا مان او نادان ورنہ نکالتا ہوں تیری جان

چندراولی - دو روزہ زندگی پر کیا بھولا ہے۔ آدمی ایک خاک کا بگولہ ہے جب
موت کی آندھی آئیگی اڑا لیجائیگی نیکی ساتھ جائیگی۔

اجل سر پر کھڑی ہے خواب غفلت میں زمانہ ہے
خودی بیکار ہے بیفائدہ یہ سر اٹھانا ہے

اشارہ آمد و رفتِ نفس کا ہے یہی ہر دم بدن میں دم جو آتا ہے اسی ایکروز جاتا ہے

مہاتما۔ اگر اسی طرح اصرار ہوگا۔ انکار ہوگا۔ تو میں تیری جان ہلاک کردوں گا قضیہ پاک کردوں گا۔

چندراولی۔ میں حیران ہوں کہ مہاتما کا جنم دنیا میں ہے۔ بھلائی کے لئے یا خدا نے بھیجا ہے۔ بجست آزمائی زمانے کی برائی کے لئے۔ کس بھروسے پر کھوئے ہو۔ کیا خدا کا پیغام بھولے ہو۔ انجام بھولے ہو۔

گانا چندراولی

ہو تم پر برجنا تھ بیٹھا یو۔ آتم گیان سکھادن آیو آپ ہی پرکھ آپ ہی نیر ناری آپ ہی گردھاری۔ آپ ہی پتا۔ آپ ہی ماتا۔ آپ ہی بھگتی۔ آپ ہی بھراتا۔ آپ ہی پنڈت۔ آپ ہی گیانی۔ آپ ہی راجہ آپ ہی رانی۔ آپ ہی بھنورا۔ آپ ہی بھول۔ آتم گیان بنا جگ دھول۔

مہاتما۔ تو مجھ کو خجالت کے دریا میں ڈبو دے۔ دین دنیا سے کھو دے۔ مگر میں عشق کے جوش سے معذور ہوں۔ مجبور ہوں۔ ؎

نہیں ہر حمت بیحد کا اس کے کچھ پایاں گناہ میرے نہیں گو شمار کے قابل

چندراولی۔ اے عشق مجازی کے سرشار کچھ نیک و بد سے بھی ہے خبردار سچ ہے اگر انسان پابند موت نہ ہوتا۔ تو کوئی گناہ فوت نہ ہوتا۔

گانا۔ جلدے جانا ہوہے کو تو نے کیا۔ بدکاری عیاری سے بیچاری کو تو نہ سمجھاری الٹا سالٹا نہ سکھانا پڑھانا۔ بنا بتیاں نہ دکھا گھتیاں۔ جاری جاری ناکاری۔ بیچاری جاری۔

مہاتما۔ اے مجھ کو نصیحت کرنیوالی بھولی بھالی۔ یہ تو سب باتیں ہیں خالی جس کو دے فارغ البالی۔ اس کو چاہئے مرفع الحالی ؎

رنگ ہے بدلا گیا یہ گلشن ایجاد بہت
پیدا پیدا ہو کے حسین ہو گئے برباد بہت

ابھی کچھ قدر شباب آپکو اے جان بہت تھوڑے ہی دن میں کیجئے یاد بہت

چندراولی- جہنم میں جائے وہ جوانی دیوانی کہ جس میں ہو کار شیطانی ؎

ہے نہیں منظور ہو صرف گناہ میرا شباب کیا بدی کرنیکو خالق نے مجھے بخشا شباب

خاک میں جب مل گئے ثابت ہوا سب خاک تھا کیا بوڑھاپا کیا جوانی کیا لڑکپن کیا شباب

مہاتما- خیر یہ کہانی تو سنی آپ کی زبانی- اب دل بیتاب صورت سیماب کرتا ہے اضطراب جوش مجھے یہاں تک کھینچ لایا ہے- اس نے بہت سر اٹھایا ہے ؎

آپ سے آیا نہیں میں کوئی قاتل کیطرف دل ہی مجھکو کھینچ لایا تیری منزل کی طرف

میں نہیں دل کیطرف کچھ دل نہیں میری طرف میں بھی قاتل کیطرف اور دل بھی قاتل کیطرف

اب نگاہ لطف کیجئے اپنے بسمل کیطرف

چندراولی- دیکھو موت سے ڈرو برا کام نہ کرو زندگی کا ایسا انتظام رہے کہ مرنے کے بعد بھی نیک نام رہے- روح کو آرام رہے ؎

ایک عالم پر ہمیشہ گردش عالم نہیں نیک کاموں کیلئے دنیا کی وسعت کم نہیں

نام بعد مرگ بھی رہتا ہے عالی ظرف کا جام سے شہرت ہے جم کی گو جہاں میں جم نہیں

مہاتما- لے میں قسم کھاتا ہوں کہ تیری عصمت آزماتا ہوں دیکھوں تو کیونکر نیکوکار رہتی ہے- مجھ سے بیزار رہتی ہے- جادو مغرور مگر ہوشیار خبردار رہنا- برائی کے دکھ نہ سہنا-

چندراولی- بشر کی کیا طاقت ہے- کہ بدکاروں سے بچے- لیکن اللہ مددگار ہے تو بیڑا پار ہے- وہی لو دہی-

مہاتما- ہزار ہزار شکر ہے پروردگار کا کہ مطلب حاصل ہوا مجھ خاکسار کا یعنی چندراولی پہلے امتحان میں پوری نکلی- مگر ابھی اور آزماتا ہوں- یعنی بخت سنگھ کو راستہ بھلا کر گلنار شہزادی کے باغ میں پہنچاتا ہوں- دنیا بنائیگی اس کو مہمان تو بہت جلدی ہو جائیگا- اس کی محبت کا امتحان-

باب پہلا پردہ چھٹا مکان

روپ سندری چندراولی کی ماں کا چندراولی کو اس حرکت سے کہ وہ غیر مرد کی مشتاق ہوئی خفا ہونا۔

روپ سندری۔ دور ہو او شوخ دیدہ آفت رسیدہ بے عزت بے حمیت
لگایا آبرو میں تو نے دھبہ مٹ گئی عزت نکل جا سامنے سے دور ہو کمبخت بے عزت

چندراولی۔ میں کس قصور پر خطاوار ہوں گنہگار ہوں جو اس عتاب کی سزاوار ہوں

روپ سندری۔ ذرا نہیں شرماتی آنکھ سے آنکھ ملاتی ہے ایک کم ذات واہیات سہیلی کے بہکانے سے غیر مرد کی مشتاق دیدار ہوئی ذلیل و خوار ہوئی

گانا

چرن تو کا ہے لاگے رہے۔ کر جورن بنتی تار کرے اتنا گن رے جوبن انوپ
داتا بھونگت توری چپل بل بیج دبج سن ہون جیا کھوؤں رے۔

چندراولی۔ اے مادر مہربان والا شان صرف تھا اس مہاتما کے کمال دیکھنے کا ارمان نہ کسی بری بات کا دھیان۔

روپ سندری۔ خیر تو بدکار ہے یا نیک خصال تیرے واسطے یہ تدبیر ہے فی الحال کہ تو اپنے چچا کے پاس روپ نگر میں رہے شادی ہونے تک انہیں کے گھر میں رہے۔

چندراولی۔ یہ فرمان منظور ہے بدل و جان مگر جب آپ ماں ہو کر اپنے پاس سے دور کریں تو وہ چچا اپنے گھر میں رکھنا کیونکر منظور کریں گے

خیال خام ہے اپنوں سے فائدہ پانا صدف کے کام کسی دن گوہر نہیں آتا
اجل جفا ہے فلک مدعی زمین دشمن میرا جہاں میں کوئی نظر نہیں آتا

روپ سندری۔ بس خاموش و بدچلن دزدیدہ و دریدہ دہن خاندان کا نام مٹانے والی۔ آبرو گنوانے والی بہتر ہے تیری پائمالی۔

گانا چندراولی

راگ پیلو - تال تین گت نادہی دہنا لے دہیمی آکا مقام (جیا دکھ) کے بعد -

سُر خاص - سا رے - گا - ما - پا دہا - نی - نی - جیا دکھ پاؤں لاگوں رہے ماتا کرو کرپا - اب کی بار کے بھول پہ ہمری چاہئے سو ہو سکھشا تمرے چرن پر سیس دھرے ہوں - دَیا دیا کرو ماتا -

روپ سندری - بس خبردار بدکار نا ہنجار تیرے حال پر ذرا رحم نہیں آتا ہے - بدن تھراتا ہے - دور ہو مغرور جو کہدیا وہی کر منظور

گانا چندراولی

راگ سندہڑہ - تال تین گت نادہی دہنا - آکا مقام (رکھ لے) پر ہے

سر خاص - سا رے گا - ما - پا - دہا - نی - نی -

لجیا رکھ لے اوشنکر - داتا ہے سب کا تو دکھ ہر - بپتی درت کو چھو نہ سکے کیسا ہی دکھ ہووے مجھ پر تر لوکن میں نام کروں میں ست وتن سبھو مادر

باب پہلا پردہ ساتواں سرائے

(ایک کانے کا مرغی چرا کر لانا)

گانا مرغی والیکا

راگ انگریزی ہندوستی تال تین - گت کہروا - آکا مقام (ککڑوں) پر ہے

سُر خاص - سا رے - گا - ما - پا دہانی - نی -

ایک ایک دن میں بیس تیس تیس انڈے تھے دیتی سیٹی پیاری مرغی چرا کر میں لایا کو کو کو کو کو کو کو کو کھوک کو کو کو کو کو چونچ دبا کر گھر میں آیا چلے سفر میں کسکے لنگوٹے ہاتھ میں لیکر کونڈی سوٹے نزل بھنگ کے پیکر لوٹے - لائے تازہ بال ساتھ بنی خوب بات واہ واہ بند گھر میں سو ونگا مرغا اسکا ردیگا کر ڈونگا

نٹ:- حضرات چوں کہ چنانچہ کہ درمیان کے بیچوں بیچ میں میرے پاس یہ مرغی کیا ہے کیمیا کی پڑیہ۔ بھان متی کا تھیلا۔ پالسپرہٹے کی دوکان ہے کیونکہ اور مرغیاں تو دن بھر میں ایک ہی انڈا دیتی ہیں اور یہ یقیناً تیس جڑتی ہے۔ زمانے میں اگر پکا یعنے پختہ کیمیاگر ہوں تو میں ہوں اس میں کبھی آنچ کی کسر رہتی ہی نہیں مرغی کیا۔ یاروں کی عیش و عشرت کا ٹھیکرا ہے۔ کمسن ہے کم سخن بھی ہے اور کم زبان ہے۔

مرغی نہ سمجھو اس کو یاروں کی جان ہے
کیا ناز کیا نیاز ہے کیا آن و بان ہے
پر پرزے وہ ہیں جس سے عیاں حسن کی شان ہے
پنجہ ہے یا کہ پنجہ مژگان ہے جلوہ گر
کلغی نہیں یہ عقد ثریا ہے جناب
تعریف کیا کروں میری قاصر زبان ہے
تیکھی ہے نوک چونچ کہ نوک سنان ہے
عالی نسب ہے والا حسب خاندان ہے
مرغی نہیں یہ مرغیوں کی اماں جان ہے (ایک گاہک کا آنا)

گاہک۔ السلام علیکم اے مہربان ہے

مرغی والا۔ وعلیکم السلام اے میاں آوارہ خاندان بے نام و نشان۔ آپ کا وطن کونسا ہے اے بھائی جان

گاہک۔ میرا شہر امر نگر ہے۔ جس کا دور افسانہ ہے وہاں کا ہر فرد بشر عاقل و فرزانہ ہے۔ اور ہر ایک اپنے کام میں سیانا ہے۔

مرغی والا۔ تو ہم بھی اپنے کیل کانٹے سے درست ہیں۔

گاہک۔ یہ آپ کے پاس کیا چیز ہے بھائی جان۔

مرغی والا۔ جناب یہ تو چیز ایک چیز ہے۔ جس کی صنعت گری کے آگے افلاطون بھی بے تمیز ہے۔ کہنے والے تو اس کو مرغی کہتے ہیں مگر یہ دانست میں یکتائے روزگار ہے

گاہک۔ کیوں اس میں کیا اصرار ہے؟

مرغی والا۔ صفت پروردگار ہے کہ یہ مرغی دن بھر میں تیس انڈے دیتی ہے

گاہک۔ بھلا اس وقت بھی کچھ

مرغی والا - لو یہ ابھی اگلا اور ملاحظہ فرمائیے یہ دوسرا اور یہ تیسرا اور یہ دیکھئے یہ چوتھا اور یہ پانچواں تولد ہوا۔

گاہک - معاذاللہ یہ انڈے ہیں یا آندھی کے آم - اب اس کو کسی طرح لے لینا چاہیئے - جناب یہ مرغی ہمارے پاس اونے پونے بیچ ڈالو۔

مرغی والا - جی کیوں کچھ قصور کیا - ہماری روزی کا دھندہ بھی چھینے لیتے ہو۔

گاہک - اجی آپ کی مہربانی ہوگی بندہ پروری ہوگی یہ مرغی ہمارے پاس آپ کی نشانی ہوگی - یہ تحفہ ہم اپنے رئیس کو دکھائینگے انعام پائینگے۔

مرغی والا - مگر یہ تو فرمائیے آپ دام کیا دلوائینگے۔

گاہک - جو آپ فرمائیں گے۔

مرغی والا - بیس روپیہ اگر آپکو دلوائیں گے تو یہ بے بہا تحفہ لیجائیں گے ورنہ پچھتائینگے

گاہک - تو فی الحال یہ پانچ روپیہ میرے پاس ہیں یہ لے لیجئے باقی روپوں کی میں فکر کرتا ہوں

مرغی والا - نہ حضرت یہاں نہ نقد نہ تیرہ اُدھار نقدہ وحرمتہ ادھارہ عشا دو اس ہاتھ دیجئے اور اس ہاتھ لیجئے بالفعل اگر آپ کے پاس روپیہ نہیں ہے تو یہ انگرکھا صدری اور جوتا دیدیجئے اور مرغی لیجئے۔

گاہک - بہت اچھا لے لیجئے۔

(کپڑے اتروالینا)

مرغی والا - ہا ہا ہا حضرت بڑے چالاک ہوشیار بنے پھرتے تھے مگر یاروں کے ایک ہی فقرے میں آگئے - مگر ابھی جائے تھوڑا ہی دوں گا یعنی جس کی مرغی چرا کر لایا تھا - اس کو بلاتا ہوں اور پتا بتا کر عاقل صاحب کو بے عزت کراتا ہوں۔

(مرغی والے کا ایک بھٹیاری کو لانا)

مرغی والا - اجی بی بھٹیارن وہ دیکھو تمہاری مرغی۔

بھٹیاری - کیوں صاحب آپ دیکھنے میں تو شریف معلوم ہوتے ہو مگر کرتوت یہ

گاہک - کیوں خیر ہے

بھٹیاری - موئے میری تو خیر ہے مگر تیری خیر نہیں لا موئے میری مرغی -

گاہک - اجی میں نے آپکی مرغی چرائی تو نہیں - ابھی ایک کانا میرے پاس بیچ گیا تھا - افسوس بڑا سخت دہوکا کھایا - اس شخص نے مجھ کو خوب الو بنایا یکے نقصان پایا و شماتت ہمسایہ کا حساب ہوگیا - ہم تو مرشد تھے وہ ولی نکلے

مرغی والا - اجی حضرت تسلیمات کورنشات - ادمیاں امرنگر کے عقلمند یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا - مگر باقی مہلنات تو دلوا ئیے ورنہ اور شیخی کر کری کراتا ہوں -

گاہک - کانے کی بدذاتیاں تو مشہور و معروف ہیں اسے شخص تو مجسم شیطان ہے - خدانے دیکھ کر پٹکا ہے - ایک آنکھ پر تو یہ فتور ہے - اگر دونوں ہوتیں تو خدا جانے قیامت ہی برپا کرتا -

مرغی والا - سن او احمق اگر دونوں ہوتیں تو تجھ سا بدعقل ہوتا - ارے سن میں یکتائے روزگار ہوں - عین دریائے وحدت میں سرشار ہوں - اس کے سوائے میرا خاص فرض ہے - دشمن ہو یا کہ دوست غرض کوئی ہو میں سب کو دیکھتا ہوں صدا ایک آنکھ سے اور اس کے سوا ہمیں دو تین فائدے بھی ہیں

گاہک وہ کیا -

مرغی والا - شکار میں شست کی ضرورت نہیں پڑتی اور دوسرے ناٹک میں ہمیشہ آدھا ٹکٹ لگتا ہے -

گاہک - کیوں -

مرغی والا - کیونکہ ایک بازار تو بند ہے - الغرض کہاں تک اوصاف بیان کروں - اصل بات تو یہ ہے کہ کانا خاص جنتی ہوتا ہے -

(ایک پٹھان کا آنا)

پٹھان - السلام علیکم - اسے برادرم خوش ہستی -

مرغی والا - وعلیکم السلام آئیے فقط تمہاری ہی کسر تھی کہو آغا کہاں کہاں

پھر آسئے۔

گانا پٹھان

راگ پشتو۔ گت جہنٹرا۔ آکا مقام (الیارآج) پر ہے

سرخاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

کابلم۔ زابلم مے پھریم جہاں دیکھیم دام عرب ومصرو دیدم روم دیدم شام دیدم

الیاراج کہیں نہ دیدم دروطنم زرنہ چورم۔ روپی دیدم ہڈی توڑم ٹم ٹم لکڑی مارم

گرما گرم الیاراج۔

نثر۔ برادر ملک مابسیار خوب است ملک ہندوستان میوہ ندارد و ملک ما پستہ

چلغوزہ۔ انار۔ ناش بسیار است۔

(ایک بنئے کا آنا)

بنیا۔ کہو بھیا سرائے جوئی ہے۔

سرائے والا۔ آؤ بھیا یہی سرائے ہے۔ بیٹھو۔

(ایک مالن کا ہار بیچنے آنا)

گانا مالن کا

راگ ٹولہ سرخاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

لو پھول جانی لے لو۔ لو پھول جانی لے لو۔ لو پھول جانی لے لو

لو پھول جانی لے لو۔ لو پھول جانی لے لو۔

پھولوں میں پھول چنبیلی نرگس ہے بڑی رسیلی

گجرے سہانے لیلو۔ لو پھول جانی لے لو۔ لو پھول جانی لے لو

مالن ہوں چھیل چھبیلی۔ پھولوں سے ہیں رنگیلی چمپا ہوں نامی یارو

لو پھول جانی لے لو۔ لو پھول جانی لیلو۔

لو ہار سہرے یارو۔ ہمت نہ اپنی ہارو۔ جھٹ پٹ پیسہ نکالو

لو پھول جانی لے لو۔ لو پھول جانی لے لو

مرغی والا۔ واہ واہ یہ مالن عجب طرح کی چٹک دکھارہی ہے اس کی چھل بل دیکھ کر تو میرا دل پھدک کے اون ہوگیا۔ آؤ دو دو چونچیں کریں ذرا کھانا بھی ہضم ہوجائیگا۔
کیوں بی مالن یہ آپ کے پاس کیسے پھول ہیں۔ جن پر پھول رہی ہو۔ بار بار جھوم رہی ہو۔ عجب روشن انداز دکھا رہی ہو۔ پھول بیچنے آئی ہو یا خود گلے کا ہار ہوئی جاتی ہو۔

مالن۔ واہ صاحب عجیب ستیاناسی ہو۔ پرائی عورتوں کو چھیڑتے ہو۔ جھاڑ کے کانٹوں کی طرح الجھتے ہو۔

مرغی والا۔ واہ بی مالن میں نے آپکو چھیڑا ہے۔ یا تمہاری تعریف کی ہے تمہاری بھی تو وہی مثل ہے کہ آ بیل مجھے مار۔ اجی گل شبو جان میں آپکی خدمت کے اندر کے دالان کے بیچا بیچ میں فرماتا ہوں کہ آپ بیشک ایک گلدستہ ہیں۔ گال پھول پھنکھڑیاں اور ہونٹ برگ سوسن اور آنکھیں نرگس شعلہ معلوم ہوتی ہیں۔

گانا مرغی والا

راگ بھاگ۔ تال تین۔ گت کہاروا سر خاص۔ سارے گا۔ ما۔ پا۔ دہا۔ نی

گجرا بیچن والی نادان یہ تیرا نخرہ ۔ گجرا بیچن والی نادان یہ تیرا نخرہ
پھولوں کی ڈالی ہے توری نرالی ۔ آنکھوں میں ہے کیسی لالی
کہیں لڑ گئی۔ کہیں اڑ گئی کہیں مر گئی۔ یہ تیرا نخرہ۔ گجرا بیچن والی۔
ناز دکھاوے انداز دکھاوے۔ نیکوں میں کیسے تو آوے۔
اری چل رہی ہیں چھل رہی۔ اری چل رہی۔ یہ تیرا نخرہ گجرا بیچن والی۔

مالن۔ ارے ستیاناسی مردار ذلیل و خوار تیرے منہ پر سات شبرات کی جھاڑو ماروں۔ لیلو گجرا۔

سب۔ ارے پکڑ لو پکڑ لو۔

(چندراولی کا آنا)

چندراولی ۔ یا میرے پرمیشور میں کس مصیبت میں پھنس گئی ہے
ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی ۔

مرغی والا ۔ ارے واہ کیا تازہ شکار ہے ہائے ہائے اگر میرے ہاتھ لگے تو کباب بنا کر کھا جاؤں ۔

بٹیا ۔ واہ واہ کیا خوبصورت معشوق ہے ۔ مورا رام یا پر موری طبیعت آئی ہے ۔ مورا رام اب من مان آوت ہے کہ یا کو اپنے گھرے جاؤں ۔ ناری بناؤں ۔ عیش اڑاؤں ۔

پٹھان ۔ واللہ عجب حسن داری در دنیائے ثانی ہیچ معشوق ندیدم اے حسینان جہاں قتال عالم ۔ اگر تو در ملک ما ہمراہ ما میروی ۔ من شمارا پستہ چلغوزہ انار ۔ ناشپاتی بسیار بسیار میوہ برائے خوردن میدہم ۔ ہر وقت شمارا بر چشم میکشم ۔

بٹیا ۔ سنو ہو سوہنیاں پیاری تو ہار مکھ پر بل جاہوں سوہنیاں ناری تورے چرن پڑت ہوں میرا کہنا مانوں اور ہم کو اپنا عاسک جانوں ۔ مانو سوہنیاں پیاری مانوں ۔

چندراولی ۔ اے میرے پیچھے چاہنے والو تم سب اپنی اپنی آنکھیں باندھو اور دوڑ بیٹھکیں لگاؤ ۔ تم میں سے جو کوئی مجھے پہلے چھو لیگا میں اس کے ساتھ پیار کروں گی ۔ اب بہتر ہے کہیں بھاگ جاؤں ۔ اور اپنی عصمت بچاؤں ۔

(سب کا آنکھیں باندھنا اور چندراولی کا بھاگ جانا)

(آنکھیں کھولکر)

بٹیا ۔ ارے موہن کی پیاری وا سندر ناری اکت کو بھاج گئی ۔ چلو وا کی تلاش کرو ۔ اور جستجو کرو ۔

باب پہلا پردہ آٹھواں باغ گلنار

(رنجیت سنگھ اور وزیر کا داخل ہونا)

وزیر۔ واہ عجیب گلشن پُر بہار ہے نمونہ قدرت پروردگار ہے۔ جنت نشار ہے

رنجیت سنگھ۔ مگر اسے مہربان انسان کا پتہ نہ نشان مالی نہ دربان (اندر سے نازکی آواز آنا)

ناز۔ چوکی پہرے والو ہوشیار ہو جاؤ شہزادی صاحبہ کی سواری بادبہاری آتی ہے

رنجیت سنگھ۔ او ہو اے وزیر دانا یہ باغ ہے زنانہ یہاں مناسب نہ تھا آنا۔

وزیر۔ آئیے آئیے اس درخت کی آڑ میں چھپ جائیے ؎

اب یہاں ہوتا ہے کیا کیا دیکھ لیں چھپ کے ان سب کا تماشا دیکھ لیں

(اندر سے سہیلیوں کا گاتے ہوئے آنا)

گانا سہیلیاں

راگ سندھڑا۔ تال دادرا۔ گت دادرا۔ لے درمیانی آکا مقام (ساریاں) پر

سر خاص۔ سا رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

چلو مل کر سب گلشن میں پھریں ہم ساریاں۔ ہیں نیاریاں۔ گلکاریاں ہیں
چمن گلزاریاں۔ سب سب واریاں۔ پیاریاں۔ چلیں بانکی ادا البیلیاں
ہاں رنگیلی سکھ سہیلی۔ کھلی پھلواریاں۔ بڑی صفت ہے انکی جائیاں پیاریاں
جائی۔ جوئی۔ بیلا چمبیلی۔ اور کیسی پھلواریاں۔ پیاریاں نیاریاں۔ بڑی صفت
ہے انکی جائیاں پیاریاں۔ دیکھو چہکے بلبل باغ میں۔ آئی پیاری جان
سب کی واریاں۔ چلو مل کر سب گلشن میں پھریں ہم ساریاں۔

آنا گلنار شہزادی کا

گلنار

اے ناز باغ دیکھ تو کیا پر بہار ہے ہر نخل گل میں صنعت پروردگار ہے
انداز سے ہر اک گلوں کی قطار ہے بلبل چہک رہی ہے چمن لالہ زار ہے

بار ثمر سے نخلوں کی جھکتی ہیں ڈالیاں غنچے چٹک چٹک کے بجاتے ہیں تالیاں
ناز خدانے حسن دیا ہے حضور کو ایسا گلاب پانی ہو خجلت سے جسکی ماہ لقا
گلوں سے بڑھ کے ہے بانو تیرا رخ زیبا بشر تو کیا ہے فرشتہ بھی جس پہ ہو شیدا
مثال سنبل پیچاں کی تیرے بالوں سے پناہ مانگتے ہیں گورے جیسے کالوں سے

انداز

سوسن زبان درازیاں اپنی دکھلائے تو نرگس تمہاری آنکھوں سے آنکھیں ملائے تو
بلبل چمن میں نغمہ سنجی سنائے ہو غنچہ تمہارے لب سے ذرا لب ملائے تو
بیلا چنبیلی لاکھ اگر بن کے آئیں گے بانو یقین جانیو سب منہ کی کھائیں گے

گلنار۔ جا میرے واسطے ایک گلاب کا پھول لا۔

سہیلی۔ بہت خوب (سہیلی کا دونوں کو دیکھ کر گر پڑنا) اوئی۔

گلنار۔ کیوں پھول لائی۔

سہیلی۔ نہیں حضور میں تو بھاگ آئی۔

گلنار۔ کیوں۔

سہیلی۔ حضور وہاں تو دو شخص کھڑے ہیں۔ نہیں معلوم کس لئے اڑے ہیں

انداز۔ لو پھول تو نہیں لائی۔ ایک نیا شگوفہ لائی۔ ہانپتی گئی اور کانپتی آئی۔

گلنار۔ اچھا ذرا میں تو دیکھوں۔

(دیکھکر فریفتہ ہونا)

واقعی حسین تو قسمت سے ہاتھ آیا۔ اب اس کو کسی طرح گھر لے جانا چاہیے۔ مہمان بنانا چاہئے۔

(سہیلی سے)

جا اس کو میرے پاس بلالا

سہیلی۔ کیا میری کمبختی آئی جو اس کو جاؤں بلانے

گلنار۔ کیوں؟

سہیلی - اگر وہ مجھ کو بن بیاہی جانے - تو خدا جانے کیا دل میں ٹھانے نہ
صاحب ہیں نہ جاؤنگی بلانے -
ناز - اوہو ننھی نادان دیکھو ننھی سی جان - تیری بھولی زبان چلتی سنار ہیں -
انداز - مردوں سے میل کرے دیدہ سیل کرے کرتی چھبیل لڑے کشتی بازار
ہیں -
ناز - ہم سب حیران تجھ سے ہیں - بدزبان کالے مردوں کے کان تو نے
جوتی پیزار ہیں -
انداز - گالی گلوچ پیچھے لونڈیوں کی فوج - دیکھو بی بی کا اوج کیا ہو سار سنار ہیں
گلنار - کیا تم ہیں سے کوئی نہ جائیگی بلانے -
ناز - اے اللہ کی امان آپ محل میں تشریف لیجائیے میں جاتی ہوں - اور
اس کو ہاتھوں ہاتھ لاتی ہوں -
گلنار (انداز سے) تو بھی جا اس کے ساتھ بلانے -
انداز - جی ہیں بہت خوب (قریب جاکر)
ناز و انداز - تم کون ہو چور جو چھپ کر یہاں کھڑے ہو سرزرد

گانا دونوں کا

راگ سرپٹرہ - کافی تال تین گت کہروا ے چڑہی آ کا مقام کون) پر ے
سر خاص - سا رے گا گا - ما - پا - دھا - نی - نی -
تم کون تم کون تم کون تم کون لشر ہو آئے کہاں سے کس سے ہے پہچان
ہے یہ وحشت تم کون -
گھبرائے گھبرائے گھبرائے گھبرائے ہو وحشت چھائی ہے منہ پہ کیسے
ہو حیران یہ کیسے تم کون -
تم کون اے صاحب شوکت والے پھرتے ہو کیوں متوالے بولو جی ہو کے
بھانے وہ اپ زمانے میں آئے جو باغ کی سیر کو کیسے در آئے تم آئے ہو بندش غیر کو

موج کے ثانی بھر آئے۔ جو روپ کی لہر کو حسب ونسب اور نام مبارک بتلاؤ دلشان بہت تم کون۔

رنجیت سنگھ۔ کسی کے نام سے تجھے کیا کام لاحاصل کلام ہم ہیں مسافر ناکام

ناز۔ مگر اس زنانے باغ میں آپکو کون لایا۔

رنجیت سنگھ۔ میں مسافر ہوں ٹھکانا مجھے معلوم نہ تہا اور یہ ہے باغ زنانہ مجھے معلوم نہ تھا۔

ناز۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب آپ ہمارے ساتھ بے وسواس لے چلیں اپنی شہزادی کے پاس۔

رنجیت سنگھ۔ جب مجھ کو معلوم ہو گیا کہ یہ زنانہ باغ ہے تو کیا مجھ کو خلل دماغ ہے جو میں آپ کیساتھ وہاں جاؤں اور زیادہ پشیمانی اٹھاؤں۔

ناز۔ نہیں صاحب یہ امر تو خلاف دستور ہے چلنا ضرور ہے۔

رنجیت سنگھ۔ نہ میں آپ کے دستور کا پابند ہوں اور نہ میں آپ کی شہزادی کا خواہشمند ہوں۔

گانا دونوں کا

راگ پیلو۔ تال تین گت نکٹا۔ لے درمیانی۔ آکا مقام (شان) کے بعد ہے

سر خاص۔ سا۔ رے۔ گا۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔ نی۔

ناز و انداز۔ ارے ہاں جا رے دونی ہو گی توری شان کر جوری ہم پیاں پڑیں ہم چلکر وہاں مہمان ہو ہاں جارے دونی ہو گی توری شان۔

رانی کرے مہمانی توری ادہر نڈر تم آؤ چلو جی رانی کرے مہمانی توری رے نڈر نڈر تم آؤ۔

رنجیت سنگھ۔ وہاں کیا ہے دونو جو چاہو۔ جی جاؤ۔

اجی آجاؤ گی مانو یا نو مہمان ہو وہاں جاکر

رنجیت سنگھ۔ کیا حاصل اس تکرار سے اصرار سے یہ باتیں کر دکسی اپنے

خریدار سے۔

ناز (اندر سے) کیوں بہن یہ تو ایسا اڑا ہے کہ بت بنا کھڑا ہے۔ کیا تدبیر کریں جو اس کو تسخیر کریں۔

انداز۔ ذرا رعب سے کام لو۔ چلکر ہاتھ تھام لو۔

ناز۔ پھر تم کو سمجھاتے ہیں جتاتے ہیں۔ کہ وہاں چلکر شہزادی سے قصور معاف کراؤ۔ پھر جہاں جی چاہے چلے جاؤ۔

رنجیت سنگھ۔ کیا قصوروار گنہگار کیا بکتی ہے مرداد سے ناز نخرے سے جو باتیں ہی بنانے آئی کس کو تو اپنی حکومت یہ دکھلانے آئی

ناز۔ ارے بدنصیب نادان کدہر ہے تیرا دھیان۔ جاگی تیری قسمت کھلے تیرے نصیب جو ملا ایسا حبیب۔

گانا رنجیت سنگھ

راگ پیلو۔ تال تین گت کہاوا سے چڑہی آ کا مقام (شیطانی) کے بعد ہر سر خاص۔ سا رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

کیسی تو نادان کس کو کرتی ہی ملکان	دیکھی تیری آن بان اور ستانی
چل چل او کنگال ذرا اپنا منہ سنبھال	ہیں نے جانے سب افعال تیری شیطانی
کرتی ہے عیاری دیکھی تیری یہ مکاری	مجھ کو دیتی ہے کیوں خواری کرکے مہمانی
ہے مجھ کو گھر جانا تجھکو میں نے خب پہچانا	تجھ سے ڈرتا ہی زمانہ ڈائن ہستانی

گانا ناز و انداز

پہلی طرز

تھی جوانی ما نجھا ڈھیلا کیا ہے تو بیلا۔ تیرا سارا نکر حیلہ میں نے پہچانا مردود نکا کیوں جامہ پہنا ٹوپی اور عمامہ سجانا چھوماما اب کروانا چلکتا چوراسٹا کتا اُتو کا ہے پٹھا ہم سے آیا کرنے ٹھٹھا دل میں کیا ٹھکانا دیکھا یہ قرینہ تو ہی مشک

ہے کمینہ کیسا تانے اپنا سینہ دیکھو اتراتا۔

رنجیت سنگھ - یا قادر سبحانی تلخ ہے زندگانی کہاں سے آگئی ہیں یہ بلائیں اسمانی ہیں دو بلائیں راہ زن ایک اسطرف - جاؤں کہاں ہیں ہیوطن ایک اسطرف ایک اسطرف

ناز - اور چالاک بیباک بیخوف کسی کے مکان میں گھس آنا اور پھر اس پر اترانا دنگہ دنگی دکھانا بہن جانا ذرا کوتوال کو تو بلانا۔

رنجیت سنگھ - خدا کی شان او بدزبان یہ کیا گیان کوتوال کی کیا ہے جان جو بگاڑے ہماری شان او سینہ زور مجھ کو کیا سمجھا ہے چور جو کرتی ہے شور۔

ناز - ارے چوروں سے بدتر اٹھائی گیرا تیرا تو ہے یہی وطیرہ آنکھ بچی مال دو شالہ ڈلکا اگر ہم دیکھ نہ لیتے جو چیز پاتا بغل میں دباتا چلتا پھرتا نظر آتا۔

رنجیت سنگھ - او کمذات واہیات یہ جو بھڑکیلی پوشاک پہنکر جگنوں کیطرح جگمگاتی ہے۔ بس اسی پر اتراتی ہے۔ باتیں بناتی ہے ؎

ان زری کے چیتھڑوں پر تجھ کو اتنا جوش ہے | مالکی نخوت میں تو قادر سے ہم آغوش ہے
سر کا رتبہ پاؤں کو ہرگز کبھی ملتا نہیں | اس سے کیا ہوتا ہے زر دوزی اگر پاپوش ہے

ناز - ہاں ہاں اب میں سمجھی کہ آپ بھی ہیں کوئی صاحب تاج مگر اب ہوگئے محتاج

مجھ کو ہنسی ہے اب نہیں طاقت جواب کی | انسانیت کی آپ نے مٹی خراب کی۔
کرتے نہیں شریف کبھی ایسی گفتگو | تقریر ہے کمینوں سے بد تر جناب کی

رنجیت سنگھ - دیکھ ہماری آن بان شان یہی ہے شریفوں کا نشان کہ لاکھوں میں رکھتی زبان۔

سینہ بکو اٹھا دکیں ہیں تجھ بے حجاب کی | پیشانی پر چمک ہے یہاں آفتاب کی
گردے جو بھول شریف شرافت کی بھی ٹہل | ہے تجھے گلاب اہانت گلاب کی

ناز - اچھا میاں ایسے بول صاحب تو مت ہو تم جیسے پلے بندے بچا لیے بل لگالیے کہ پڑجائیں جینے کے لالے۔

رنجیت - خوب ہے تم لٹیوں کا کارخانہ پہلے خوشامد سے پھسلانا محبت

جتلانا پھر ڈرانا۔ دھمکانا گیدڑ بھبکیاں دکھانا۔

گانا رنجیت سنگھ

راگ دیس - تال تین گت نادھی دھنا ہے چڑھی (دا کا مقام والی) پرہے

سر خاص - سا رے گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔ نی۔

در در نادان ساری دھوم ڈالی۔ والی میرے جی جان یہ آفت آئی بھاری بھاری مت کر حیران جانی ہیں سلطان ذیشان والی مت کر حیران جانی تو ہے انسان کو دھوکا دینے والی کرتی کیوں جان آری ہاں جاری جان جاری۔

ناز - ارے یہ بھی ایک خدا کا خوف کھایا کہ تجھ کو اپنا مہمان بنایا فاقوں کا مارا ناکارہ آوارہ دون ہے بیچارہ

رنجیت سنگھ - چل دور نفرت زدہ بے ڈھنگے جواب پاتی ہے۔ اور پھر زبان ہلاتی ہے۔ کان کٹی سلامت۔ ناک کٹی مبارک۔

ناز - او ڈرپوک تجھ پر ہے۔ ڈر غالب کیا بھاگ جانے کا ہے۔ طالب خبردار قدم آگے بڑھایا تو پاؤں میں بیڑی اور ہاتھوں ہتکڑی ہوگی پھر کل اڑ گئی شیخی

انداز - اے لو بہن دیکھو وہ شہزادی آگئی تو مردنی حضور کے چہرہ پر چھا گئی ہے کیسی گردن جھکائی۔ بن گئے منہ بلائی۔ اجی او میاں جوان ذرا دکھاؤ آن بان شان کیوں بند ہو گئی زبان۔

گلنار - اس قدر آنے میں کیوں دیر لگائی ناز

ناز - کس بلا میں پھنسی آپ سے میں کیا کہوں رانی۔

گلنار - کیوں خیر ہے

ناز - حضور یہ کوئی شخص غیر ہے خدا جانے مخبر ہے کہ دیوانہ گھبرایا ہوا بیٹھا ہے

گھبرا ہوا کہیں بے باکیاں دکھاتا ہے سمجھ کے غور میں چالاکیاں دکھاتا ہے

نکالے سے نکلتا ہے نہ ٹلے سے ٹلتا ہے آپ سے آپ مچلتا ہو تیوریاں بدلتا ہے

گلنار۔ چپ او ناداں انجان تو کیا جانے مسافروں کی شان کیوں کرتی ہے حیران پریشان

گلنار۔ اے بلبل گلزار رعنائی یہ بھی آپ ہی کا مکان ہے عیش کا سامان ہے۔ لونڈی تابع فرمان ہے۔

رنجیت سنگھ

میں نہ بلبل ہوں ہے مجھ کو گلستاں کی ہوس میں نہ یوسف ہوں نہ مجھ کو ہے زنداں کی ہوس
وہ کرے آس آپکی تازہ حنا بانکی ہوس دلمیں جس عاشق کے ہو دیدار جاناں کی ہوس
گھر سے مجھ کو کھینچ لائی ہے بیابانکی ہوس

ناز۔ اگر جنگلوں کی خاک اڑانے کو گھر چھوٹا تھا تو اس باغ کا مزہ کس لئے لوٹتا تھا

رنجیت سنگھ خیر صاحب تم سچی ہو میں جھوٹا باغ کا مزہ لوٹا تاراج کیا گل بوٹا چلو اب تو ہیرا پیچھا چھوٹا۔

ناز۔ سنئے تو کیا آپ اب چلے ہی جائیگا۔

رنجیت سنگھ۔ کیوں کیا اور کسی عذاب میں پھنسائیگا

ناز۔ دربان روکے تو کیا بتائیگا

رنجیت سنگھ۔ جب تو کوئی دربان تھا نہ مالی۔

ناز۔ اب تو وہاں پہرہ ہے جناب عالی۔
بے حکم کوئی شخص نکل جا نہیں سکتا اور جائے تو پھر باغ میں وہ آ نہیں سکتا

رنجیت سنگھ دروازے پر روکیں جو دربان تمہارے
کہدینگے ہم اُن سے کہ ہیں مہمان تمہارے

انداز۔ دربان ایسا ناداں نہیں کہ جس کو چور اور شاہ کی پہچان نہیں۔

رنجیت سنگھ۔ جا دیوانی مستانی کون ہم کو روک سکتا ہے
وہ کون ہے جسے روشن ہمارا حال نہیں کہے جو چور کسی کی کبھی مجال نہیں۔

گلنار۔ کیوں بگڑتے ہو اجی جانے دو یہ ناداں ہے کیا خبر کم بخت کو جو رتبہ مہمان کا ہے۔

رنجیت سنگھ - وہ نادان ہے آپ تو ہیں دانا کیا ضرورت ہے حجت بڑھانا
اب مجھکو اجازت دیجئے رخصت کیجئے ؎
میری صحبت بنائیگی تمہارے دل کو افسردہ — کہ دل افسردہ کردیتا ہے ہر محفل کو افسردہ
گلنار باتیں نہ بیوفائی کی ایجان بنائے — دل چاہتا ہے آپکو مہمان بنائیے۔
چل کر مکان رشک گلستان بنائیے

رنجیت سنگھ

راہ گیروں کو فریب سے ناداں بنائیے — الزام کوئی جوڑیئے بہتان بنائیے
ہر طرح اپنا کام مگر ہاں بنائیے — دو چار روز ایسے جو مہمان بنائیے
پھر سب مکان رشک گلستان بنائیے۔

گلنار (وزیر سے) خیر صاحب آپ سے تو میں ہاری اب آپکی ہے باری
کچھ کیجئے دوگاری ؎
سمجھائینگے جو آپ تو یہ مان جائیں گے — ہوکر ہمارے گھر میں یہ مہمان جائینگے
وزیر - حضور ان کا ہے خلاف دستور - مجھ پر کیجئے احسان ہو جیئے انکے مہمان
نور نظر ہیں یہ بھی کسی تاجدار کی۔ — امید پوری کیجئے امیدوار کی۔
رنجیت سنگھ - آپ تو محو دیدار ہوئے عاشق زار ہوئے فرمانبردار ہوئے
خیر مجھ کو تو آپ کی خاطر شکنی گوارا نہیں سوائے چلنے کے کچھ اور چارہ نہیں ؎
مگر یہ یاد رکھیے آپ کے حق میں برا ہوگا — کہے دیتے ہیں ہم واں کچھ نہ کچھ فتنہ بپا ہوگا

ڈراپ سین

باب دوسرا پردہ پہلا مکان گلنار

مہاتما - اب یہاں رنجیت سنگھ کی وفاداری کا امتحان ہے دیکھوں تو جیسا وہ اسکو

چاہتی ہے یہ بھی اس کو چاہتا ہے یا نہیں (جانا مہاتما کا)

(آنا گلنار کا مع سہیلیوں کے)

گانا گلنار - راگ سندہڑہ - تال چار - گت چار - تال -

سرخاص - سا رے گا - ما - پا - دھا - نی - نی -

الیوسلونو سیپاری مورے چھیلا آن بان مورا من ہر لیگیو - ایسی سلونی
ہوں میں بیکل جان پران دکھ دکھلایا سیاں ری رے چھیلا آن بان
مورا رات جات موہے روت دھووت بڑہا کٹھن ون جان لیوری - ترس
ترس رہی بار بار ہاری ہاری واری جاؤں پیاری سیاں ری
مورے چھیلا آن بان مورا -

گانا سہیلیاں

راگ کافی سندہڑہ - دادرا بھیرویں تال تین گت ناچ کے بعد ہنا آکا مقام پیاری
سرخاص - سا رے گا گا - ما - پا - دھا - نی - نی -

مانو پیاری کاہے روت مانو پیاری مانو دل جانی لاثانی من مانی کیا ٹھانی
نہ روؤں رتیاں اب چھوڑو یہ گھتیاں مانو جیا نہ جلا پیاری بات مانو جیا نہ
جلاؤ نہ جلاؤ کڑہاؤ ستاؤ دکھاؤ پیاری بات مانو جیا نہ جلاؤ

گلنار - خاک مزہ ہو کہ بلا سے دل مضطر ہونا - یہ بچپنے سے کبھی یہ دل مضطر
ہونا ہر جگہ سختی و نرمی نہیں زیبا اے دل شیشہ میخانہ ہیں میخانے پتھر ہونا -

سہیلیاں - دل جانی لاثانی من مانی - کیا ٹھانی نہ روؤں رتیاں - اب
چھوڑو یہ گھتیاں مانو جیا کو جلاؤ پیاری ہاتھ مانوں جیا کو

انار - بانو بی چلئے یہاں سے ٹلئے وہ رنجیت سنگھ آتے ہیں - دیکھئے
کیا فرماتے ہیں -

باب دوسرا پردہ دوسرا مکان گلنار

آنا گلنار کا۔ اب یہاں رنجیت سنگھ کی وفاداری کا امتحان ہے۔ دیکھوں تو جیسا اس کو چندراولی چاہتی ہے۔ وہ بھی اس کو چاہتا ہے۔ یا کہ نہیں۔

(گلنار اور رنجیت سنگھ کی گفتگو)

صورت بدلی حالت بدلی دھوم مچی ہے بیتابی کی   گھر کو چھوڑا در کو چھوڑا عشق نے خانہ خرابی کی

عالم غربت میں مجھ کو اپنا رونا پڑا تھا کہ ایک غم اور پیدا ہوا۔ لیجئے وزیر زادہ گلنار پر شیدا ہوا۔ اور طرفہ یہ ماجرا ہے کہ وزیر زادہ گلنار کا شیدا ہے۔ اور گلنار میرے حسن و جمال پر فریفتہ ہے۔

گانا گلنار

راگ کھماچ۔ تال تین گت تین پنجابی

سر خاص۔ سا رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔

مورا جیا تململ کرے پیاری شان موہنی نجریا پڑت توری نیاری شان میں بلجان ہوں میں صدقے ہر آن جان کیوں کلپاتے بول سناوے پیاری شان۔ تن من وارا میں سارا جہان نثار۔ خدمت گذار تو کر لے میری بھاری شان

رنجیت سنگھ۔ اے نادان یہ کیسا ارمان میرا وزیر زادہ ہے آپ پر دلدادہ اور تو کرتی ہے مجھ سے وصل کا ارادہ۔

گلنار۔ عشق کا یہ دستور ہے۔ میرا کیا قصور ہے ؎

کوئی ہم پر مرے تو کیا ہمیں بھی جب محبت ہو   اثر دل میں ہمارے ہو تو ہم میں بھی رسم الفت ہو

گانا۔ درشن کیسے موری پیاری۔ نا ہیں سخن کوئی تجھ بن توری واری لسندن۔ تجھ بن برہا ستاوے جراوے سب تن من کو سکھ نہیں آوے دکھ بھرنی۔ تڑپ بنتے دن دن ہو رہی کٹھن

گلنار۔ افسوس مجھ میں کیا برائی ہے۔ جو حضور نے نفرت دکھائی ہے۔

رنجیت سنگھ۔ کون کہتا ہے کہ آپ میں برائی ہے۔ بلکہ رعنائی ہے زیبائی ہے۔

سراسر دلربائی ہے۔ زخم ہے۔ جس کا جان میں وہ نشتر اور ہے۔ جس کے ہم مارے ہوئے ہیں وہ ستمگر اور ہے۔

گلنار۔ وہ کہاں ہے۔

رنجیت سنگھ۔ نظروں میں نہاں ہے۔

گلنار۔ پھر ایسی چیز کے ڈھونڈنے سے فائدہ۔

رنجیت سنگھ۔ راست باز عاشقوں کا قاعدہ۔

گلنار۔ کہنا مانو۔ خاک نہ چھانو۔ ایسی بات دل میں نہ ٹھانو۔

نہاں جو نظر سے ہے اسکی جستجو کیا ہے — جسے نہ دیکھ سکے اسکی آرزو کیا ہے

رنجیت سنگھ۔ خدا بھی نظروں سے نہاں ہے۔ تو اسکی خدائی کا بھی گمان ہے۔

نہاں نظر سے جو ہے اسکی جستجو نکریں — تو پھر خدا کی بھی دنیا میں آرزو نکریں

گلنار۔ اجی معاذ اللہ خدا سے بندوں کو مناسبت حضرت جب نہیں معلوم ہے پتہ ٹھکانا تو کیا ضرور ہے خاک اڑانا۔ در در کی ٹھوکریں کھانا۔

رنجیت سنگھ

رند اول سے یاں مذہب رندانۂ عشق — دیدہ و دل ہیں مرے شیشہ و پیمانۂ عشق

کوئے جاناں میں پہنچنے کی تو طاقت ہے کہاں — لئے جاتی ہے مگر ہمت مردانۂ عشق

گانا گلنار

راگ بہار۔ تال دادرا۔ گت دادرا۔

سر خاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ دھا۔ نی۔

ہے جو اچھوں سے تو ارمانِ وصال اچھا ہے — جو رہے آپکے دلمیں وہ خیال اچھا ہے

آپکو غیر سے ملنے کی مبارک ہو خوشی — غم غلط کرنیکو یہ رنج و ملال اچھا ہے

باوفاؤں سے جو نفرت ہو تو یہ بھی کہدو — بیوفائی کا زمانے میں مآل اچھا ہے

رنجیت سنگھ۔ اے حسین زمانہ بجا ہے آپ کا فرمانا۔ مگر یہ دل دردمند ہو چکا ہے ایک پاکدامن کا پابند۔

گلنار۔ اے عالی مقام ہم بھی سنیں اس پاکدامن کا نام۔

رنجیت سنگھ۔ وہ حسین جو ناز و نعمت سے پلی ہے۔ نام اُسکا چندراولی ہے۔

گلنار۔ آپ ہی کو اُس کا خیال ہے یا اُسے بھی کچھ ملال ہے۔

رنجیت سنگھ۔ جذبۂ دلکا اثر بیشک میرے نالوں میں ہے
اُس کا عاشق ہیں وہ میرے چاہنے والوں میں ہے

گلنار۔ کیا کہوں مجھکو اعتبار نہیں | پاکدامن کا یہ شعار نہیں

رنجیت سنگھ۔ وہ میری منگیتر ہے۔

گلنار۔ تو بہت مناسب ہے بہتر ہے۔

رنجیت سنگھ۔ لیجیئے وہ آتے ہیں آپ کے چاہنے والے۔ دل سنبھالیے خدا کے حوالے

صراط عشق میں از بسکہ ہے ثابت قدم میرا | دم شمشیر قاتل پر بھی خون جاتا ہے جم میرا

مہاتما۔ یہ وہ ہے جو کہ عیش میں پابند غم رہا | یہ وہ ہے جو کہ عشق میں ثابت قدم رہا

گو اس پہ لاکھ طرح کا رنج و محن رہا | ہیں تو یہی کہونگا اگر دم میں دم رہا

بے شک یہ راہ عشق میں ثابت قدم رہا

اب گلنار پر جادو چلاتا ہوں، وزیر زادہ پر شیدا کرتا ہوں۔ آ آنا وزیر دے کاکا

گلنار۔ واہ کیا بھولی صورت ہے۔ شہزادے تو ہزار درجے بہتر ہے۔ وفادار غمگسار
کچھ کرو حال کا اظہار۔

وزیر۔ حال دل کیا پوچھتے ہو بہ گیا اشکوں کے ساتھ + اک لہو کی بوند تھی اک جان کیا اُٹھا کچھ نہ تھا

گلنار۔ اگرچہ میں رسم محبت سے آگاہ نہیں صحرائے جنون میں تباہ نہیں۔ لیکن جب
سے میری طبیعت تم پر آئی ہے۔ عشق نے کچھ عجب حالت بنائی ہے۔

وزیر۔ جو کچھ آپ کا حال ہے۔ اس سے زیادہ دل کو ملال ہے۔ مگر یہ خیال ہے
کہ حسینوں کا شعار جور و جفا ہے۔ ہمیشہ سے یہی طور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر
بیوفائی کج ادائی مجھ کو دکھائیے درد جدائی۔

گلنار۔ نہیں اے گل گلزار رعنائی یہ کیا بات دل میں آئی۔ جب میں خود ہوں

تمہاری شیدائی۔ تو کیونکر کرسکتی ہوں۔ بیوفائی کج ادائی۔

وزیر۔ فول ہارو۔ ہاتھ پر ہاتھ مارو۔

گلنار۔ جو کچھ حکم حضور ہے۔ بجان و دل منظور ہے۔

باب دوسرا پردہ تیسرا مکان

(نہال سنگھ کا چندراولی پر عاشق ہونا اور دیوانے پن کی باتیں کرنا)

گانا چندراولی

راگ پیلو۔ تال پشتو۔ رے دھیمی۔ آ کا مقام (کیوں ہو) کے بعد

فغاں بنکر ملالِ خاطرِ محزوں عیاں کیوں ہو، کوئی یہ بھی نہ جب پوچھے کہ سرگرم فغاں کیوں ہو

میری گردش کے باعث رہتی ہے گردش زمانہ کو، رہوں جب میں نہ دنیا میں تو دورِ آسماں کیوں ہو

نہ دل پہلو میں زخمی ہو تو اسکو نہیں لہو کیسا، جو سینہ میں نہ سوزش ہو تو آہوں میں دھواں کیوں ہو

کسی کو کیا غرض فرقت میں کوئی جان بھی دیدے، تغافل جس کا شیوہ ہے کسی پہ مہرباں کیوں ہو

بہم تاثیر الفت دونوں جانب نہو اے حسن، تو پھر ہر وقت بیتابی یہاں کیوں ہو وہاں کیوں ہو

صد حیف میرے نصیب کی برائی۔ کہ ماں باپ کو چھوڑ کر اب چچا کے مکان میں آئی۔ اب میرا چچازاد بھائی بنکر شیدائی کرتا ہے میری رسوائی۔ آہا وہ پھر آیا سودائی

گانا نہال سنگھ

راگ کھماچ۔ تال تین۔ گت کہروا۔ ے چڑھی آ کا مقام (ماں ماں) کے بعد

سرخاص۔ سا رے۔ گا ر ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔ نی۔

ماں کہنا میرا تو ہے پیاری جان جان جان، تورے پیاں لاگوں گروا لاگوں ہاں ہاں ہاں

تورے نینیاں کے لاگے بان بان بان، ذرا ابرو کی کمان پیاری تان تان تان

اپنے ہاتھوں کا بنا دے جانی پان پان پان، کیوں ری سنتی نہیں چھوٹے تیری کان کان کان

میرا اینڈتوں سا دیکھ پیاری گیان گیان گیان، بنا دونگا میں چھبیلی تیری شان شان شان

چندراولی۔ ارے کیا شان شان جان جان کر دیئے میرے کان پریشان۔ کچھ

سوداہے نادان یہ کیسا ارمان۔
نہال سنگھ۔ ارے میں قربان میری جان میں ہوں تابع فرمان۔
چندراولی۔ کمبخت یہ کیسی بیحیائی ہے۔ کہ تو میرا پیچھا دبائی ہے
نہال سنگھ۔ اگر دل سے تو بھائی نہ ہوتی تو میں نے یہ شکل بنائی نہ ہوتی
چندراولی۔ دیکھو اگر زیادہ ستاؤ گے۔ تو بہت پچھتاؤ گے۔ اب تمہارے ماں باپ
سے سب حال بیان کرونگی۔ غضب میں جان کرونگی۔
نہال سنگھ۔ دل ہوا جب سے آپ کا مشتاق باپ ماں سب کو میں نے دیدی طلاق
راگ پیلو۔ طرز انگریزی تال تین دادرا۔ گت کہروا لے چڑہی۔
سرخاص۔ سا رے گا۔ ما۔ پا دھا۔ نی۔ نی۔
تیری میری جوڑی بنی پیاری پیاری۔ مولا سلامت رکھے گا میرا مرغا سلامت
رکھے گا۔ تیری میری شادی بربادی کرینگے۔ میرا اللہ سلامت رکھے گا۔
دولہا ہوں گا۔ شادی کرونگا۔ گھوڑے چڑہونگا۔
سر پہ آنکھوں پہ کلیجے پہ بٹھاؤں تجھکو آمیری جان گلے سے لگاؤں تجھ کو
مانو دلدار یار۔ مانو غمخوار یار۔ تیری۔
چندراولی۔ مجھ کو تمہاری باتوں پر ہنسی آتی ہے طبیعت گھبراتی ہے۔ بات نہیں کہجاتی ہے۔
نہال سنگھ۔ تو آپ نے مجھے سمجھا ہے دیوانہ۔
چندراولی۔ نہیں صاحب تم ہو عاقل و فرزانہ۔ لوگوں نے مشہور کر دیا ہے غلط افسانہ
جو کہتے ہیں تم کو دیوانہ۔
نہال سنگھ۔ اب سنئیے طائفہ درداں بر سر کوہ نشستہ بود ندکہیئے ماں بس حضور بجلی کی
کڑکڑاہٹ آسمان کی گڑگڑاہٹ آندھی آئی۔ تو قیامت کے گھوڑے
قبرستان سوار ہو کر بھاگا لینا دوڑنا پکڑنا جانے نہ دینا۔
چندراولی۔ وہ سبحان اللہ کیا مسلسل تقریر ہے۔ ہر ہر فقرہ دلپذیر ہے۔ پُر تاثیر
ہے۔ مگر میں نے نہ جانا۔ آپکا فرمانا۔

نہال سنگھ۔ چہ خوش ماشاء اللہ آپکی وہی مثل ہے۔ نیلا پیلا زرد کبود تانا بانا تن است بود۔ ارے ہاں بجلی چمکی جیا رالرج ہو۔
چندراولی۔ اسی صورت اسی حالت پر عشق کا دم بھرتے ہو۔ جان سے گذر رہو
نہال سنگھ۔ جی ہاں آپ بھی انہی باتوں پر پرواز طائر عنقا بنکر رگ جان میں ریشہ دوانی ہیں۔ اگر زیادہ ستائیگی تو منہ کی کھائیگی۔ اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا۔ نداریم غیر از تو فریادرس۔
چندراولی۔ ارے وارے بیوقوف حواس باختہ۔ اُلّو کی دُم فاختہ۔ کیا کیا بے بہر کی اُڑاتا ہے۔ ارے دیوانے تیرے حال پر مجھے رحم آتا ہے۔
نہال سنگھ۔ اری دیوانی تو آتا ہے۔ تو بندہ بھی یہی چاہتا ہے۔
چندراولی۔ تو کیا چاہتا ہے اور کس بات کا طلبگار ہے۔
نہال سنگھ۔ آپ کا وصل درکار ہے۔

گانا چندراولی

راگ کھماچ۔ تال تین۔ گت نا دہی دھنا لے چڑھی آ کا مقام تو جا) کے بعد سر خاص۔ سا رے رگا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔ نی۔
جارے جارے چھیلانی تو جا جارے جارے تو ہوش بنا آرے۔
پکڑ مارے میرے وارے تب بھی جان تو آوے۔ ناکارے بھگا بھرے مارے مارے۔ تو بھی نہ پائے منشا رے۔
نہال سنگھ۔ دیکھو اب اگر ستاؤگی زیادہ تو یہ دلدادہ زبردستی پر ہوگا آمادہ۔
چندراولی۔ زبردستی کیا منہ کا نوالہ ہے۔ ہوش کہاں سنبھالا ہے۔ نہیں جانتا رنجیت سنگھ کے جوہر جو ہے میرا شوہر۔ اگر اُس کو خبر ہو جائے۔ تو صورت نظر نہ آئے۔ ٹھوکریں کھائے۔
نہال سنگھ۔ او نادان کیا ہے رنجیت سنگھ جان۔ کہ مجھ سے ہو لڑائی کا دھیان تیر تفنگ برچھی بلم الم علم پانچوں ہتھیار ہیں مسلم سے

جنگل سارا گھاس کا ٹوں کھیت اجاڑ و مولیکا
سوتے ہوئے انسانکو مارو خوف نہ ہو گر سو لیکا

چندراولی ۔ اے میرے چاہنے والے نرالے کس قدر ہو بھولے بھالے ۔ تم نے اسوقت تک نہ جانا کہ میرا دل تو خود ہے تمہارے حسن کا دیوانہ ۔ مگر مناسب تھا زبان پر لانا مجھ کو کہنے میں شرم آتی ہے میری خود تم پر جان جاتی ہے

نہال سنگھ ۔ کیوں اب ہوا خیال ۔ دیکھا میرا کمال جمال ۔ پھر کیا تجویز کیجئے گا فی الحال

چندراولی ۔ دیکھو خبردار خبردار اب تم دیوان خانہ میں نہ آنا ۔ اگر کوئی دیکھ لیگا اپنا بیگانہ تو مشکل ہو گا عزت بچانا ۔

نہال سنگھ ۔ پھر کیا کیجئے گا بہانہ جب آئیگا وصل کا زمانہ

چندراولی ۔ بس زیادہ تقریر نہ بڑھایئے ۔ آج رات کو قلعہ کے چوتھے برج میں آیئے اور مزے اڑایئے ۔

نہال سنگھ ۔ واہ اے گلشن دلربائی ۔ خوب تدبیر بتائی لو اب جاتا ہے آپ کا شیدائی بھائی سنا میری مائی ۔

چندراولی ۔ آخری سلام اے میرے بھائی ۔ جا کمبخت سودائی ۔ اب میں کب تیرے فریب میں آئی ۔ آج ہی میں اس گھر کو چھوڑ کر جاتی ہوں ۔ صحرا کی خاک اڑاتی ہوں ۔ اپنی عصمت بچاتی ہوں ۔

باب دوسرا ۔ پردہ چوتھا ۔ دریا کا کنارہ

(مہاتما سے ملاقات اور معمولی عشق آمیز تقریر چندراولی کا آنا)

چندراولی ۔ مدت کے بعد دریا کی صورت نظر آئی اب ذرا یہاں نہاؤں ۔

(نہانا چندراولی)

راگ پیلو ۔ تال دادرا گت دادرا سے چڑھی آ کا مقام (سگرنار) کے بعد سر خاص ۔ سا رے ۔ گا ۔ ما ۔ پا ۔ دھا ۔ نی ۔ نی ۔

گانا مہاتما ۔ دہن دہن سگرنار کو دیکھی بنتی ور نا من کنہیا جو ۔ دہن دہن شام

بہار رہی ہوں برجنوار رہی ہوں پاؤں جو آپ کی ستی پاؤں جو آپ کی بھجن کانوں
میں برجنا تھ کو دہن دہن۔
مہاتما۔ (علیحدہ) واہ شاباش اے عصمت والی چندراولی تیرے قول کی پائیداری
اور تیرے شوہر رنجیت سنگھ کی وفاداری۔ دونوں کو آزمایا امتحان کے میدان
میں پورا پایا۔ لیکن ابھی اور بھی امتحان باقی ہے۔ جس کی فنا تاقی ہے۔ چندراولی
چندراولی۔ چندراولی۔
چندراولی۔ افسوس یہاں بھی تو میرے اعمال بد کی طرح ساتھ ساتھ ہے۔ اے
مکار زمانہ خبردار میرے قریب نہ آنا۔ اگر میرے برہنہ جسم پر تو نے نظر
ڈالی۔ تو میں نے فوراً اپنی گردن گھونٹ کر اپنی جان نکالی۔ میں ہرگز نہیں
تیرے قابو میں آنے والی۔
گانا مہاتما۔ تن من دہن کروں قربان جان۔ کرپا سکھ جیا ارمان جان رینبتی ہماری
ایک مانو جی مانو جی۔ منت کرات ہے۔ دکھی پران جان۔
چندراولی۔ افسوس اے خدا کے خاص بندے۔ تیرے دل میں ایسے خیال گندے
تو ایسا نیک انسان اور کرے یہ کار شیطانی اُٹھے جب کفر کعبے سے ہے کہو کہ مسلمانی
مہاتما۔ اگر یہ ہے بدکاری گنہگاری۔ مگر دل سے ہے لاچاری۔ بیوصل اے
پیاری نہ کم ہوگی دل کی بیقراری۔
چندراولی۔ اے کار بد اطوار دل آزار تو اپنے ساتھ مجھ کو بھی کرتا ہے۔
گنہگار۔
مہاتما۔ ایک میرے ہی وصل سے انکار ہوگا۔ تو بہشت سزاوار ہوگا۔
چندراولی۔ جنت میں بھیجے یا دوزخ میں ڈالے۔ یہ اختیار ہے خدا کے
حوالے۔ لیکن انسان اپنے آپ کو سنبھالے بدکاری سے
بچالے۔
مہاتما۔ ارے نادان اب بھی کہنا مان۔ ہو جائیگی مشکل آسان۔

چندراولی۔ اگر نکل جائے میری جان تو پورا ہو تیرے دل کا ارمان۔
مہاتما۔ اری دیوانی اگر تو نے میری بات نہ مانی تو سمجھ لے کہ آخر ہوئی زندگانی
چندراولی۔ اگر ختم ہوئی حیات جاودانی۔ تو ڈوب مرنے کو کیا کم ہے یہ پانی۔ مگر
ممکن نہیں کوئی ذلت اٹھانی۔

مہاتما	چندراولی
انکار میں کیا ملیگا۔	خدا ملیگا۔
کیا چاہتی ہے بے غیرت۔	عزت عصمت عفت
دل میں جو ارمان ہو اظہار کر	کچھ نہیں شمشیر کا تو وار کر
کیا کھائے گی۔	بدکاروں سے ملنے کی قسم
کیا پیئے گی۔	شربت موت۔
کس سے ملنے کا ارمان ہے۔	ملک الموت کا دھیان

مہاتما۔ اے کمبخت کیونکر کروں دل سخت۔ تیرے حال پر ترس آتا ہے۔ دل رنج پاتا ہے۔

چندراولی ۔
بڑا احسان ہو تیرا جو سر تن سے جُدا کر دے
کہ ایسی زندگی سے مجھ کو بس غارت خدا کر دے

مہاتما۔ افسوس تو نے کہنا نہ مانا۔ دیکھ تیرا لباس ہے میرے پاس۔ اب برہنہ اس دریا میں بسر کرنا۔ بے خوف و ہراس۔ اس کو کہتے ہیں عصمت یعنی ابتدائے آدم اب تک اس دم تک چندراولی ایسی پاک عصمت نکلی۔ جس نے اپنی عصمت کا نور تمام عالم میں چمکایا۔ مگر ابھی آزماتا ہوں۔ اس کا لباس لئے جاتا ہوں۔

چندراولی۔ اے پردہ پوش عالم یہ کیا ستم یہ عریانی اور عالم بیابانی مگر خدا کی ہے مہربانی۔ جو لیفنگ مصلے جانی بھول گیا دشمن جانی۔

اگر چاہے بچن کر بار آتا

شکر ہے پرمیشور کا کہ جس نے میری عصمت اور عفت کو بچایا۔ وہ ڈاکو ادہر کیوں آیا۔ بہتر ہے کہ میں بھاگ جاؤں اور اپنی عصمت بچاؤں۔

(چندراولی کا بھاگ جانا ڈاکو کا آنا)

ڈاکو۔ ہیں ہیں ابھی یہاں ایک عورت کو دیکھکر آیا۔ مگر پتہ نہ پایا خدا جانے زمین نگل گئی یا آسمان۔ ہاں ہاں وہ بھاگی جاتی ہے۔ اے عورت تو کہاں بھاگ جائیگی میں ابھی تجھ کو گرفتار کرتا ہوں۔

پل و دریا

چندراولی۔ یا خدا مجھ کو بچانا۔

(پل کا بیچ میں سے ٹوٹ جانا چندراولی کا بچ جانا)

جنگل

(ایک گھسیارہ کا آنا گھاس کی گٹھڑی سر پر لیکر)

گانا گھسیارہ

راگ سندہرا۔ تال تین گنت کھروالے چڑہی آ کا مقام (چھیلا) کے بعد سر خاص۔ سا رے۔ گا رما۔ پا ر دھا۔ نی۔ نی۔

جھاڑی باڑی گھاس کو چھیلا۔ اونچا نیچا خندق ٹیلا جھٹ پٹ گاؤں مجھے بائی بائی تان آئی ہے۔ بچے بالے سسرے سالے کہتے ہونگے آہ دنالے جھٹ پٹ گاؤں مجھے بائی بائی تان لگا۔ سرگرم گاتا ہوں۔ لکڑی بجاتا ہوں

ہاہاہاہا۔ پاپا پاپا پا داوا داوا داوا داوا نانا نانا نانا تھا ہک تک تک دہوم گدھا تک تک تک دہوم گدھا۔ گدھا۔ گدھا۔

نثر۔ ہمار بجائی ایسی نیک ہے۔ کہ کس دن بھر میں دو ئی گٹھڑا گھاس لاوت ہے اور سانجھ دائی کہ مجبوری کمیات ہے۔ رام جو تو مبکا کوئی آس نگالی تو ہار دن نام پر میر دو گٹھڑا گھاس گھبرات کروں ارے وہ کون لگائی آوت ہے اے رام تو موری اسیس لے اے من مارے کہ ایکا آپ نہ گھر پہچاؤں اور بگن کراؤں

باب دوسرا پردہ پانچواں

ایک مسخرے گھسیارے کا چندراولی پر عاشق ہوکر محبت آمیز تقریر کرنا اور اثنائے گفتگو میں ذوالفقار ڈاکو کا چندراولی کو اٹھاکر لے جانا اور گھسیارہ کا غل مچانا

گانا چندراولی

راگ بھاگ۔ تال تین گت دادرالے دھیمی آکا مقام (جلانے آئے) کے بعد

سر خاص۔ سارے۔ گا۔ ا۔ پا۔ دھا۔ نی۔ نی۔

سوز غم جب تن لاغر کو جلانے آئے — اشک خون دل کی لگی آگ بجھانے آئے

دامن دشت ہو غربت میں کفن بعد فنا — ہر بگولہ میری میت کو اٹھانے آئے

زندگی ہے نہ مزا ہو تو ہے مرا احسن — جلد کوئی خبر موت سنانے آئے

راگ پہاڑ۔ تال تین گت دادرلے۔ چڑھی آکا مقام (دیکھو تنی کے بعد)

سر خاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دہ۔ نی۔ نی

گانا گھسیارہ۔ اونچے اونچے جوبنا پہ جیا للچائے تنی دکھیواو۔

ایسی گوری گوری چھوہری میں نے دیکھی نہ رہی رام۔ ایسی بھولی بھالی پیاری کرے بسرام۔ چاند جیسو روپ چمکے سونے جیسی گال۔ ناگن ایسے ماتھے لٹکے وا کے گریو بال۔ گال ہیں پیڑے مٹھراجی ہونٹ کدو کی پھاک۔ بھیا ایسی موٹی انکھیں گاجر جیسی ناک۔ تنی دیکھواو۔

چندراولی۔ ہائے ہائے رسوائی خدا جانے کون ہے سودائی۔ کیا بھوت ہے۔ یا غول بیابانی۔ کیوں ستاتا ہے مجھکو دہقانی۔

گھسیارہ۔ اچھا خاصہ چکنا چوڑا ہٹہ کٹا جوان بیٹھا۔ دو ہاتھ اور دو پاؤں۔ ناک اور کان نہ بھوت ہوں نہ شیطان سے

بچن سنا کر سجن بنا کر تو مار صورت پہ جان دیوں

نہ مکھ سے بولو تو بھائی کریاں تنک ماں آپن پران دیبوں۔

چندر اولی۔ یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ تو ہے انسان مگر مجھ کو کیوں کرتا ہے۔
پریشان یہاں کیوں ہوگئے پاری اپنا حال۔ بیان کر۔

کانا گھسیارہ

راگ زلہ۔ تال تین گت نکلا۔ سر خاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔ نی۔

سُن سُن سوری خبریا جان بانکا۔ ان جانی ہوں میں گھسیارہ

دیکھی جو میں نے تیری بانکی صورتیا — پگ پگ رہ کے ڈگریا جان
لاگوں میں پیاں تو سے سیاں — کیسا ہوں جانی سلونریا جان
اک تو دیہوں تو ہے پاؤں کی پیجن — دوجی رنگیلی جینریا جان
تیجے دیہوں تورے ماتھے کی ٹکلی — چھب دکھا دے سندریا جان

راگ پہاڑ۔ تال تین گت نادہی دہنا۔ لے چڑھی آکا مقام دور کے بعد
سر خاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پا دہ۔ نی۔ نی۔

گانا چندر اولی۔ چل تیری شامت آئی دور۔ دور ہٹ تجھ پر عالم کی پھٹکار
دور مجھ کو سمجھا ہے مجبور۔ پاس میرے آنا نہ زنہار۔

گھسیارہ۔ پیاری جان پیاری جان پیاری سُن سُن جانی تو ہے کا ہے حیرانی کیسی
کرتی ہے نادانی موہے جانا نا۔

چندر اولی۔ دور ہو ناکارے جارے جارے آوارے کیسے کرتا ہے اشارے
بنکے دیوانہ۔

گھسیارہ۔ تمہارا سندر صورت ایس نیک ہے کہ ہمارا اور تمہارا سنگ ٹھیک
ہے۔ چھوڑو یہ جنگل ویراں چلو میرے مکان۔

چندر اولی۔ ارے دور دور۔

گھسیارہ۔ دور ناہیں نکیچ ہے۔ بجار کے بیچ ہے۔

چندر اولی۔ کچھ سودا ہے۔

گھسیارہ۔ سودا سودسب کچھ دکان ہے تمہیں کس چیز کی چاہت ہے۔ پیڑا۔ برفی لڈو

چندراولی۔ یہ صورت یہ جمال۔ واہ رے تیرا کمال۔
گھسارہ۔ مال تو مورے پاس ایس ہے کہ بس۔
چندراولی۔ عقل بھی خوب آراستہ ہے۔
گھسیارہ۔ یہ موڑ چھوڑ کر اُس موڑ پہ راستہ ہے
(ذوالفقار ڈاکو کا پیچھے سے آکر چندراولی کو اُٹھا کر لیجانا)

ڈراپ سین

باب تیسرا پردہ پہلا راستہ

(گھسیارہ کا کوتوال کو خبر دینا اور ہمراہ کوتوال کے آنا)

محبت خان۔ کہو جی عنایت خاں حلقہ کا کیا بندوبست ہے۔
عنایت خان۔ حضور بہت پست ہے۔ ہر طرح کا انتظام ہے مگر ذوالفقار جس کا نام ہے۔ اس کی تلاش ہیں کھانا پینا حرام ہے ؎
مصیبتوں سے ہو مہلت فراغ مل جائے
جو ذوالفقار کا ہم کو سراغ مل جائے
محبت خان۔ سُنا ہے کہ اُس نے پہاڑ کاٹ کر کوئی سرنگ بنائی ہے۔
عنایت خان۔ بھلا حضور پھر وہاں تک کس کی رسائی ہے۔
راگ زلہ۔ تال تین گت ملواڑہ۔ چڑھی آکا مقام (رام رام) کے بعد سر خاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پادہ۔ نی۔ نی
گانا گھسیارہ۔ ہو اکیا رام رام ڈوبا بس نام نام۔ جو ڈلیٹرے آئے سارے پیارہی کو لے گئے اٹھارے بنیا بھارہی لے داتا رے تھام تھام۔ تھام۔
عنایت خان۔ ہائیں ابے کیا بیہودہ بکتا ہے۔

گھسیارہ۔ اے تھام تھام تھام۔ ہوا کیا رام رام رام۔
محبت خان۔ پکڑو جی یہ ہے کوئی شرابی۔ نہیں تو کریگا راہ گیروں کی خرابی
گھسیارہ۔ نہیں حجور شرابی نہیں ڈاکو ہے ڈاکو ذوالفقار بلا کو ہوا کیا رام رام
عنایت خان۔ اجی جناب کوئی دیوانہ ہے۔ پاگل خانے سے چھوٹ کر آیا ہے
شور وغل مچایا ہے۔
گھسیارہ۔ نہیں نہیں حجور پاگل نہیں ہوں۔ کوتوال صاحب کو خبر کرو مورا
مہرو کو ذوالفقار ڈاکو لے بھاگا۔ ہت تیری ڈم میں دھاگا رہوا
کیا رام رام۔ رام۔
محبت خان۔ ابے ہٹ تو سہی کمبخت کان نہ پریشان کر کچھ حال تو بیان کر
گھسیارہ۔ ارے صاحب جلدی چلو بلا گلا مت کرو میں کتوال صاحب سے کس ماں کہوں
پردہ غار
راگ جوگیا۔ آساوری۔ تال دادارا۔ لے دھیمی۔ آ کا مقام انہاری کے بعد
سر خاص۔ سا رے۔ گا۔ ما۔ پا دھ۔ نی۔ نی۔
گانا چندراولی۔ کل جگ تیری گت ہے نیاری۔ بھید دھرم سے بھاری رے
راج کماری داسی ہوئی ہے۔ ڈاکو کرے سرداری رے۔
تجا جگ کی چھوڑی سبھی نے پد وھن سے کرے یاری رے۔
پاپ۔ سراپ۔ کاگن پھیلا ہے بھولے ہیں نر ناری رے۔
دھرم دھیان سب بھول گئے ہیں۔ دھرمی دھرن ماچاری رے۔
کرم اکرم اور دوش رہے نیارے ہی بنی جگہ ھاری رے۔
(چندراولی کو پیچھے سے آکر ذوالفقار کا اٹھا کر لیجانا اور باہم گفتگو)
ذوالفقار۔ کیوں اے نازنین مہ جبین دلنشین یہ کیا حال ہے۔ کیا ملال ہے
کیا کوہ الم ٹوٹا۔ جو شہر و دیار چھوٹا ہے
کیوں ہوئی یہ شکل جانی آپ کی حال کچھ سنتے زبانی آپ کی

چندراولی۔ حالِ دل ہو کے مہرباں نہ سنو   نالۂ قلبِ ناتواں نہ سنو
بے کسی کا مرے بیاں نہ سنو   سرگذشتِ بالکشاں نہ سنو
نہ سنو میری داستاں نہ سنو

ذوالفقار۔ نام۔
چندراولی۔ گمنام ناکام۔ مبتلائے آلام۔
ذوالفقار۔ آپ مکان اے جان
چندراولی۔ کوہ بیابان۔
ذوالفقار۔ اے حسین زمانہ یہاں کیونکر ہوا آنا۔
چندراولی۔ گردش زمانہ جس نے کیا تیر حوادث کا نشانہ۔

گانا چندراولی

راگ پہاڑ۔ تال تین۔ گت کہروالے چڑھی آ کا مقام رچا رہے ہے کے بعد۔
سرخاص۔ سارے۔ گا۔ ما۔ پادہ۔ نی۔ نی۔
ہوں دکھیاری جرت جیا جائے رہی۔ بھٹک بھٹک رہوں۔ راہ باٹ میں
چھٹ گئیں سکھیاں نگر نہیں پائے رے۔

گانا ذوالفقار

سندر من ہرلبرآری۔ جیا میرا نثاری ہر دم تجھ پر واری واری من کیا کب
لگ بے چاری ہائے ستم یہ کیسا تجھ پر ہائے۔
ستم یہ ایسا تجھ پر۔ ہائے ستم۔ یہ گردانی۔ پیاری جانی کر مہربانی جانی۔
میری قدردانی۔ صورت توری لاثانی۔

ذوالفقار۔ کیوں فضول بات کو دیتی ہے طول۔ کر میرا وصل قبول۔ جواب دے
شتاب دے نہ دل کو پیچ و تاب دے۔ نہ رنج بے حساب دے۔ نہ مجھکو
اضطراب دے۔
چندراولی۔ وہی ایک جواب ہے۔ جو سب میں نیک جواب ہے۔

نار ہوں پرائی ہوں۔ ہارے دکھیا رہی ہوں۔ جگ کی ستائی ہوں دکھ بس ہوں۔ آپ سے درگت میں آئی ہوں۔ راجہ کی جائی ہوں۔ ست گن کہلائی ہوں بچتی ہوں پاپ سے۔

ذوالفقار۔ کیوں ناروانی میں گرفتار ہے۔ کس لیے انکار ہے کیا میرا نام سنے نہیں خبردار ہے

س
خوف سے میرے فرشتوں کا بھی دم ناک میں ہے
شہرۂ ظلم و ستم گنبدِ افلاک میں ہے

چندراولی س
چھوڑ کر رحم عبث ظلم کی تو تاک میں ہے
ایک دن ملنے کو یہ جسم نجس خاک میں ہے

ذوالفقار۔ بدزبان کرتی ہے تو مجھکو نصیحت الٹی۔ خیر معلوم ہوا ہے تیری قسمت الٹی۔

چندراولی۔ بیشک اگر میری قسمت بگڑ جاتی تو تجھ جیسے قزاق کے پالے نہ پڑتی

ذوالفقار۔ جو بات کا جواب ہے جواب میں عتاب ہے۔

چندراولی۔ عتاب میں عذاب ہے عذاب ناصواب ہے۔

ذوالفقار۔ عتاب میں صواب ہے صواب میں عذاب ہے۔

چندراولی۔ سوال باجواب ہے جواب لاجواب ہے۔

ذوالفقار۔ جو کچھ تیرا خیال ہے خیال سے ملال ہے۔

چندراولی۔ ملال سے کمال ہے کمال لازوال ہے۔

ذوالفقار۔ جو نیکی پر نگاہ ہے اس سے تو تباہ ہے۔

چندراولی۔ بدی سے روسیاہ ہے ذلیل و پُرگناہ ہے

ذوالفقار۔ عجب مکار زن ہے تو

چندراولی۔ ستمگر راہزن ہے تو

ذوالفقار۔ عجب ہرزہ دہن ہے تو

چندراولی۔ نہایت بدچلن ہے تو

ذوالفقار۔ اری کمبخت تو مجھ سے واصل ہوگی تو میری تمام دولت تجھ کو حاصل ہوگی

قارون سے زیادہ میرے خزانے میں مال ہے۔ یہ تمام مکان زر و جواہر سے مالامال ہے۔

چندراولی۔ حال کیا آخر ہوا اُس شخص بدافعال کا
عیش کیا قاروں نے دیکھا اپنے گنج و مال کا
دوستی سے زر کی ہوجاتا ہے انساں دیبا
دیکھ ہوتا ہے سزاوار و دُرِ کھسال کا

ذوالفقار۔ جب تیری موت آئیگی تو پھر ہمت بچائیگی۔
چندراولی۔ قضا جب تمہاری آئیگی تو کیا دولت بچائیگی۔
ذوالفقار۔ دکھ پائیگی مرجائیگی آخر کو پچھتانا ہوگا۔
چندراولی۔ ایک دن سب کو مرنا ہوگا اس دنیا سے جانا ہوگا۔
ذوالفقار۔ کرفکر ہرگز اے مکار عورت میرے ہاتھ سے اب رہائی نہ ہوگی
چندراولی۔ جو دیگا اذیت تو پائیگا ذلت برائی میں ہرگز بھلائی نہ ہوگی
ذوالفقار۔ یہ تو بتلا فائدہ کیا ایسی نادانی میں ہے۔
چندراولی۔ پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے
ذوالفقار۔ یونہی انکار مجھسے صلت تیں تجھکو اے بدشعار ہوگا
تو بس سمجھ لے کہ میرا خنجر بھی تیرے سینہ کے پار ہوگا
چندراولی۔ کبھی نہ چھوڑونگی اپنی ہٹ میں جو ظلم مجھ پر ہزار ہوگا
بدی سے انکار ہی رہیگا اگرچہ سینہ فگار ہوگا۔

ذوالفقار۔
کرونگا جبر میں بیشک
اُڑا دونگا یہ تیرا سر
ارے کیوں ہاتھ سے میرے تو اپنی جان کھوتی ہے۔
انکار چھوڑ

چندراولی
تیرے حق میں برائی ہے۔
میں نے بھی گردن جھکائی ہے
تو کیا چارہ ہے میں مجبور ہوں تقدیر سوتی ہے
تکرار چھوڑ

تو کیا موت کی طالب ہے تجھ پر شیطان غالب ہے

ذوالفقار چندراولی

مان لے۔ جان لے

آس نہ توڑ۔ بدکاری چھوڑ

دل شاد کر۔ آزاد کر۔

ذوالفقار۔ کیوں اے بدکار عورت نہیں مانتی میرا فرمان نکالتی ہوں تیری جان

(کوتوال کا معہ سپاہیوں کے آنا اور ڈاکو کو گھیر لینا)

کوتوال۔ خبردار موذی۔

مکان ڈاکو

(کوتوال کا گھسیارہ و چندراولی کی تفتیش کے لئے آنا)

کوتوال۔ کیوں او ذوالفقار کس تقصیر پر دیتا تھا اس عورت کو آزار اگر میں

تھوڑی دیر تک نہ آتا تو اس بیکس کو زندہ نہ پاتا۔

ذوالفقار۔ حضور یہ میری کنیز ہے مگر اس قدر بدتمیز ہے کہ اس اونے گھسیارہ

کے ساتھ گھر سے بھاگنے کو تیار ہوئی میری صورت سے بیزار ہوئی۔

اس وجہ سے اس عذاب میں گرفتار ہوئی۔

کوتوال۔ (گھسیارہ) کیوں مردود تو تو کہتا تھا کہ یہ میری عورت ہے۔ یہ تو اس کی

کنیز بے غیرت ہے۔

گھسیارہ۔ ہجور کچھ نا ہیں مور کسور یو تو ہے مور سنگ راجی بیچ مان کو ڈیرڈیو

یا جی اگر نیک دیر لگاتا تو ہیں آپن لگن بناتا

کوتوال۔ کمبخت تو کیا یہ تیری بی بی نہیں ہے۔

گھسیارہ۔ ہجور بی بی تو ہے موری شادی نہیں ہوئی۔

کوتوال۔ تو نے اس کو کہاں سے پایا۔

گھسیارہ ہجور میں بہت دور سے ایکا گھیر کے لایا۔

کوتوال۔ اے عورت تو کیوں خاموش کھڑی ہے۔ تجھ پہ کیا مصیبت پڑی ہے
کہہ اپنی واردات کچھ اپنی زبان سے   پوشیدہ بات نکلے گی تیرے بیان سے

چندراولی

دل ہے غذائے رنج جگر ہے غذائے رنج   راحت کے نام سے نہیں واقف سوائے رنج
غم مجھ میں مبتلا ہے میں مبتلائے رنج   ہر رنج ہے مرے واسطے اور میں برائے رنج
سن لے جو میرا حال تو وہ بھی اٹھائے رنج

کوتوال۔ یہ کیا جواب
چندراولی۔ جواب لاجواب ہے۔ اگر آپ میں کچھ بھی ہے عقل و دانش
تو ہو جائیگی ہر ایک کی آزمائش۔
کوتوال۔ یہ جواب بالکل نازیبا ہے کیا کسی کے ماتھے پر لکھا ہے۔
چندراولی۔ بیشک بیشک پیشانی کی سچی تحریر نہوتی تو میں ان مصیبتوں میں نہ پڑتی
سرنوشت کاتب تقدیر پیشانی پہ ہے   نامۂ اعمال کی تحریر پیشانی پہ ہے
کوتوال۔ ان دونوں میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔
چندراولی۔ کون کہے سچے کو جھوٹا۔ جھوٹا ہے تو وہ کب جھوٹا۔
کوتوال۔ کسی قسم کی حجتی عورت ہے۔ تقریر بڑھاتی ہے یا کچھ حال سناتی ہے

چندراولی

فلک نے دیا ہے رنج مجھکو ایک عالم کا   رولا دیتا ہے دشمنکو بھی صدمہ میرے ماتم کا
بہت ہے جوش پر دریا ہمارے چشم پرنم کا   اثر سینہ میں پہنچا ہے جو میرے سوزش غم کا
دل بیتاب پہلو میں ہے انگار جہنم کا

کوتوال۔ چھوڑ دے یہ باتیں بنانا۔ بیان کر اپنا افسانہ
یہاں گذر تیرا ہوا ہے داد پانیکو لیئے   یا کہ آئی ہے سبق مجھکو پڑھانیکے لیئے
چندراولی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ کوتوال ہو کر مجھ سے حال دریافت
فرماتے ہیں ذرا نہیں شرماتے ہیں کچھ تو خیال کیجیئے میں اس قزاقی کی گنہگار ہوں

لایق ہوں یا اس گھسیارہ کی جورو بننے کی شایق ہوں ے

آدمی پہچانا جاتا ہے قیافہ دیکھکر — خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر

کوتوال - اگر تو ہے اپنے خاندان کی شریف تو اس جنگل میں کیونکر آئی جو ان لوگوں کے ہاتھ سے تکلیف اُٹھائی۔

چندراولی - حضور میں دُکھیا ہُوئی غم کی ستائی اپنے ماں باپ کیساتھ سفر کو آئی۔ راہ میں چوروں نے قافلہ لوٹا۔ کوہ مصیبت ٹوٹا عزیزوں کا ساتھ چھوٹا راہ میں اس گھسیارہ اور قزاق کے ستم میں گرفتار ہوئی یہانتک کہ حاضر دربار ہوئی ے

اور کیا حال کہوں بادیہ پیمائی کا — سُن لیا آپ نے قصہ مری رسوائی کا

کوتوال - کونسا ایسا ستم ٹوٹا کہ جس کے باعث سے وطن چھوٹا۔

چندراولی

کچھ آپ نہیں گوہر ہی نہیں کان سے نکلا — کب لال بدخشاں ہی بدخشاں سے نکلا

کوئی نہ وطن چھوڑ کے ارمان سے نکلا — یوسف نہ خوشی سے کبھی کنعان سے نکلا

نکلا بھی تو وہ گردش دوراں سے نکلا

کوتوال - (ذوالفقار سے) کیوں او فریبی مکار جس کو تو کنیز کرتا تھا ظاہر یہ تو یہ ہے ایک غریب عورت ناچار۔ اب کیا دوں تجھ کو سزا جو پائے اپنے ستم کا مزا۔

ذوالفقار - لبھایا اس نے حضور کو بھی فریبی باتیں بنا بنا کر۔ ابکا بیٹھی چلن یہ اپنا بدلی اٹھا کا صحبت والوں کی

چندراولی - نہیں گنہگار او ستمگر کسی بشر کو ستا سا کر۔ خدا خدا کر خدا کر خدا خدا کر

گھسیارہ - ارے صاحب اب جات ہوں ابکا لئے جات ہوں۔

کوتوال - او بے تقصیر تو ہی تو ہے قضا ہے دامنگیر۔ الگ ہٹ کھڑا ہو سسرے

گھسیارہ - کوتوال صاحب تم ہو سنیاں لب بڑے ہو تو بیبیاں کوئی ایسی ڈھنگ کرو۔ ابکا مورا انساف کرو۔

کوتوال۔ او مردود ابھی کردونگا نیست و نابود۔ او بدزبان کیوں بھاری ہے اپنی جان۔ کوئی لیجاؤ اس کمبخت کو قید میں ڈالو آفت ٹالو (کوتوال ذوالفقار سے) کیوں او ذوالفقار نابکار تو نے ہزاروں مسافروں کو لوٹا مگر تجھ سے یہ چوری کا پیشہ ابھی تک نہ چھوٹا۔

ذوالفقار۔ حضور میں اپنی خوشی سے نہیں کرتا ہوں یہ کام۔ اس میں شریک ہیں بڑے بڑے نیک نام عالیمقام۔

کوتوال۔ تو نے جو اس قدر دولت چرائی وہ آجتک کسی کام میں آئی

ذوالفقار۔ وہ ایسے لوگوں کو کھلائی کہ جن کے نام لینے میں ہے برائی

کوتوال۔ کیا کوئی اور بھی تیرے مال کا حصہ دار ہے۔

ذوالفقار۔ تو کیا اکیلا تھوڑا ہی تابعدار ہے۔ اگر میرا مال اُن کے حصہ میں نہ آتا تو میں کب کا مارا جاتا بھاگنے نہ پاتا۔

کوتوال۔ کیا وہ لوگ بھی چور ہیں۔

ذوالفقار۔ نہیں صاحب ہم چور ہیں۔ وہ سینہ زور ہیں جو زبردستی آدھا مال سنبھال لیتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنا حصہ نکال لیتے ہیں ؎

آفت جھیلیں ہم ساری اور لوگ مزے اڑائیں
دکھ سہیں بی فاختہ اور کوے انڈے کھائیں

کوتوال۔ بتا نام اُن سب کا تو صاف صاف۔ زبان کاٹ لونگا جو بولا خلاف

ذوالفقار۔ صاف صاف کس کا نام بتاؤں کیونکر زبان پر لاؤں ظاہر تو میرے سوا کوئی جاننے والا نہیں ہاں در باطن کے چوروں کو کسی نے دیکھا بھالا نہیں

کوتوال۔ اگر اُن لوگوں کا نام نہیں بتائیگا۔ تو اور زیادہ عذاب میں گرفتار ہو جائیگا

ذوالفقار۔ عذاب سے ڈراتے ہو دھمکاتے ہو تو کان کھولکر سنو ؎

سب سینہ صاف بتانے ہیں بتانیوالے نہیں موجود یہاں اس مال کے کھانیوالے

کوتوال۔ کیا یہ غریب عورت۔

ذوالفقار۔ نہیں حضرت۔

کوتوال۔ تو کیا میں ہوں۔

ذوالفقار۔ وہ جان لیگا جسکو یہ کام زیب ہو ÷ پانی وہیں مرڈگا جہاں پر نشیب ہو

کوتوال ؎ نہیں ہے ڈر تو ذرا بھی میرے عتاب سے تو
بہک رہا ہے بہت نشۂ شراب سے تو

ذوالفقار۔ خراب شراب خوار بنایئے یا زناکار ٹھیرایئے یا پھانسی کا سزاوار
ٹھیرایئے ؎

دہو بیٹھے بنا ہاتھ جو ہم اپنی جان سے ‏ ‏ تو سچی بات کیوں نہ نکالیں زبان سے

کوتوال۔ سنبھل کر جواب دے ذرا ہوش میں آ بےادبی کی گفتار چھوڑ

ذوالفقار۔ حرام کا مال پاتا ہوں۔ جب کسی سے نفع نہیں پاتا ہوں۔ تو اُسکو گنہگار جاتا ہوں بےگناہونکے گلے پر چھری پھراتا ہوں غریبونکو پھانسی پر چڑھاتا ہوں ؎

مطلب نہیں رکھتے جو وفا سے وہ ہم نہیں ‏ ‏ پیش آتے ہیں جو ظلم و جفا سے وہ ہم نہیں
مجرم جو بناتے ہیں دغا سے وہ ہم نہیں ‏ ‏ اشراف کی ہیں خون کئے بیاد سے وہ ہم نہیں
جو لوگ نہیں ڈرتے خدا سے وہ ہم نہیں

کوتوال۔ او زبان دراز حیلہ ساز یہ کیا ہے انداز۔ نہ حاکموں ڈر نہ شاہی خطر کوئی ہے۔ اسکو۔ داخل زندان کرو جب یہ عورت رہائی پاویگی تو اس کے لئے سزا تجویز کی جاویگی۔

کوتوال۔ (چندراولی) کیوں اے پیاری دیکھی میری کارگذاری کس طرح تمہارے دشمنوں کو جہنم واصل کیا مطلب حاصل کیا اب میرا ارمان ہے۔ میری جان کہ اپنے وصل سے کرو شادمان۔

چندراولی۔ بڑی شرم کی بات ہے۔ کہ میں ایک غریب عورت اور

آپ امیر ہو کر مجھ سے واصل ہونا چاہتے ہیں۔ ذرا نہیں شرماتے ہیں۔ باز آیئے۔ اور دلکو سنبھال لیئے۔ مجھ کو گنہگار نہ بنایئے۔

کوتوال۔ اس صورت پہ تو میں خود ہوں گنہگار۔ آپ کو گناہ سے کیا سروکار۔

چندراولی۔ دوسرے شخص کو گنہگار بنانے والا خود گنہگار ہوتا ہے۔ جنہم کا سزاوار ہوتا ہے۔

کوتوال۔ یہ تو سب سچ ہے۔ مگر ہم تم پہ عاشق ہو چکے جان اپنی دے چکے ایمان اپنا کھو چکے۔

چندراولی۔ ایمان سی دولت ہاتھ سے کھونا نیک مردونکا کام نہیں ایسی خصلتوں میں آرام نہیں ؎

بدکار کو اس دہر میں عزت نہیں ملتی
سب ملتا ہے ایمان کی دولت نہیں ملتی

چندراولی۔ بے جرم و بے قصور

کوتوال۔ دم بھر میں پیدا ہوتا ہے قصور اور الزام یہی ہے ہمارا کام

چندراولی

راضی ہیں ہم اسی میں قسمت میں جو لکھا ہے
ظالم اگر بشر ہے عادل میرا خدا ہے

کوتوال۔ خیر اب کچھ روز تو قید خانہ کی ہوا کھائے پھر مزاج ٹھیک ہو جائے گا۔

چندراولی۔ کیا جرم کیا خطا۔

کوتوال۔ او بے حیا ابھی تک معلوم نہیں ہوئی خطا ارے کوئی ہے اس عورت کی گرفتاری کی تدبیر کرو۔ شریفوں کو زناکار بناتی ہے ہر ایک پر جھوٹا الزام لگاتی ہے۔

جیلخانہ

ڈاکو۔ افسوس وہ آزادی کی رات اور یہ قید کی مصیبت۔ وہ مختاری کا عالم اور یہ مجبوری کا ماتم۔ وہ کامیابی کی بہار اور اس ناکامی پر پھٹکار کون تھا کہ مجھ سا شمشیر زن تہمتن قاتل آہرمن اک دن ایسا پابزنجیر ہوگا اور ایک مرد مردانہ عورت کی طرح اسیر ہوگا۔ معلوم تھا کہ قیامت کو بُرے کاموں کی سزا ملتی ہے۔ نہیں نہیں دنیا میں بھی ملتی ہے توبہ توبہ وہ کل کا مختار بندہ مجبور و ناچار۔ جرار۔ زال کیو تہمتن کدہر گئے۔ جنگی دلیر صفدر و پہ تن کدہر گئے۔ گلزار جن کے باغ تھے قبروں میں بھر گئے۔ جن کو خودی سمائی تھی اکدم میں مر گئے۔ خالی پڑا ہر ایک ہنر کا اکھاڑا ہے۔ ان سب بہادروں کو قضا نے پچھاڑا ہے
میں بندہ روسیاہ ہوں اے رب پاک ذات۔ رحمت تیری بڑی ہے سقر سے ملے نجات۔

گھسیارہ۔ ارے موئے تو تو خود بھی قید ہوا اور ہمیں بھی پھنسایا۔

(سپاہی کا چندراولی کو لانا)

عنایت خاں۔ بدنصیب عورت دیکھ یہ زندان ہے اب تجھکو عمر بھر یہیں بسر کرنا ہوگا۔ اے ڈاکو بدنصیب تیری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا۔ یعنے تجھ کو بڑی عدالت سے پھانسی کا حکم ہو چکا۔

ڈاکو۔ یا الرحمن الرحیم پناہ پناہ آموزش بخشش بخشش یہ تیرا طلسمی امتحان عجب غفلت اور غیرت سے معمور ہے جس نے ظلم اور نخوت کے کوچہ میں قدم رکھا بہت جلد دولت کا مرحلہ آگے آیا فرعون سا بان برادر ہامان کہلایا روز الست کا اقرار بھلایا آہ میں عاصی گنہگار حشر میں کیا منہ دکھاؤنگا۔ اپنے گناہوں کو کونسے نامۂ اعمال کی چادر میں چھپاؤنگا

خون ناحق کا دھبّہ کیونکر مٹایا جائیگا یہی داغ رو سیاہ بنا کر جہنم میں لیجائیگا
ذوالفقار اتنا نہ ہیا نادان رحمت رب سے ہے کفر شیطان
جب سے لاتقنطو نے دی ہے نوید فضل خالق سے ہے بڑی امید

گھسیارہ۔ کہو بھیا جات ہوت ہو ہمرے باپ دادا کو رام رام کہدیو۔

گانا چندر راولی

شمع کو دیکھ میرے جی کے جلانیوالے جل بجھے آپ ہی اور ونکے جلانیوالے
فکر نعمت کی نہ کی فقر کی دولت پاکر کبھی بھوکے نہ رہے رنج کے کھانیوالے
بیکسی روئیگی میت پہ میری بعد فنا رنج و غم ہونگے میری لاش اٹھانیوالے
قید خانے میں میرا حال تو دیکھیں اگر اب کہاں ہیں وہ میرے ناز اٹھانیوالے
نیک ناموں میں جو مشہور ہے نوابِ حسن آپ جلتے ہیں تیرے دل کے جلانیوالے

صد حیف چندر راولی اور یہ زندان مہیب ہر افسوس کوئی نہیں برُے وقت کا حبیب۔ اے چرخ کجرفتار۔ میری پاک بازی کا صلہ مجھ کو خوب ملا۔

(آنا رنجیت سنگھ کا منھ پر نقاب ڈالکر)

رنجیت سنگھ۔ میں نے سُنا ہے کہ چندر راولی یہاں قید ہو کر آئی۔ تو فوراً کی میں نے اپنی رسائی۔ مگر دیکھوں تو سہی کہ جیسے اس کو چاہتا ہوں یہ بھی مجھ کو چاہتی ہے یا نہیں۔ (چندر راولی کے قریب جاکر) کیا چندر راولی آپ ہی کا نام ہے۔

چندر راولی۔ جی ہاں مجھ ہی دکھیا کو چندر راولی کہتے ہیں مگر فرمائے آپ کو کیا کام ہے۔

رنجیت سنگھ۔ ہم تم کو قید سے آزاد کرینگے۔

چندر راولی۔ ایک دکھ کی ماری کو اگر آپ آزاد کرینگے تو خدا کو شاد کرینگے۔

رنجیت سنگھ۔ تو تم کو قید سے نجات ہے۔

چندر راولی۔ میں اس احسان کو نہ بھولونگی۔ جب تک حیات ہے۔

رنجیت سنگھ۔ احسان کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے ارمان کہ اپنے وصل سے کرو شادمان
چندراولی۔ آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ ایسی بُری بات نہ فرمائیے۔ جو بات ناممکن ہو اُسے زبان پر نہ لائیے۔

رنجیت سنگھ۔ چندبدن مرگ لوچنی کمر ڈھلتے کیس
سیج سکھ پر چین کرو چھوڑو میلا بھیس

چندراولی۔ آگ لگے کیوں ڈونگرا جل جاوے وہ دیس
جن کے گھر کی سیج ہے وہ چھا رہے پردیس

رنجیت سنگھ۔ آگ لگے کیوں ڈانگرا جل جاوے کیوں دیس
ہم سے سنگت تم کرو رکھو میرے بھیس

چندراولی۔ آگ برہا کی جب لگی تو سکھ ہیں کیسے سوئے
دوسرا بالم تب کریں جب کلجگ پھر سے ہوئے

رنجیت سنگھ۔ پیاری چندراولی میں کوئی معمولی آدمی نہیں ہوں بلکہ شہنشاہ کا شہزادہ ہوں۔ کہو اب تم کو شہزادی بننا منظور ہے یا اس قید میں تڑپ کر جان دینا قبول ہے۔
چندراولی۔ اگر میں چکرورتی رانی بھی کہلاؤں تب بھی رنجیت سنگھ کا خیال نہ بھلاؤں۔ یہ آپ کا فرمانا فضول ہے۔ قید میں تڑپ کر مرجانا قبول ہے۔
رنجیت سنگھ۔ پیاری اب مجھ پر رحم فرماؤ اپنے وصل سے شاد فرماؤ۔
چندراولی۔ خدا کے واسطے اب تم یہاں سے جاؤ۔ مجھ کو زیادہ نہ ستاؤ
رنجیت سنگھ۔ خیر تیری مرضی مگر یہ انگوٹھی کس کی ہے۔ پہچانتی ہو جس کی ہے
چندراولی۔ یہ انگوٹھی تو میری ہے۔ جو میں نے اپنے پیارے رنجیت سنگھ کو بطور نشانی کے دی تھی۔ جناب یہ انگوٹھی آپ نے کہاں سے پائی۔
رنجیت سنگھ۔ ایک بیسوا بازاری نرلج ناری پر رنجیت سنگھ کی طبیعت آئی۔ یہ انگوٹھی میں نے اُس سے پائی۔

چندراولی۔ کیا یہ بات سچ ہے۔
رنجیت سنگھ۔ بیشک سچ ہے۔
چندراولی۔ افسوس جب وہ گل غیر کے گلے کا ہار ہو تو بلبل کا جینا کیوں
نہ دشوار ہو۔ اے میرے داتا۔ مجھ کو موت کی آرزو ہے۔ مرنیکی جستجو ہے
(خنجر مارنے پر آمادہ ہونا)
رنجیت سنگھ۔ ہاں ہاں خبردار جان نہ دینا تم کو اسی کی قسم ہے۔ جس کی محبت ہے
چندراولی۔ جان نہ دوں تو کب تک اُسکے فراق میں جل جل کے مروں افسوس
جس کو دل دیا اسی نے چھل دیا کیونکر نہ مروں۔
رنجیت سنگھ۔ جب آپ نے وفا کی اور اس نے دغا کی پھر کیوں اس کی محبت
کا دم بھرتی ہو۔ جان سے گذرتی ہو۔
چندراولی۔ میں ناشاد نامراد مرجاؤں تو بہتر ہے۔ مگر وہ زندہ رہے اُسکا دل ٹھنڈا رہے
رنجیت سنگھ۔ بھلا رنجیت سنگھ ملجائے تو کچھ سندیس ہے۔
چندراولی۔ ہاں میرا وہ سندیس ہے جو سمجھے وہ دیس ہے۔
رنجیت سنگھ۔ کیا۔
چندراولی ؎ پریت کی آگ لگا گئے آپ نے انجان
ہم ابھی کرجائینگے جب لگ ہیں پران
رنجیت سنگھ۔ پیاری اب چھوڑو یہ آہ و زاری اب مجھ پر رحم فرماؤ۔
چندراولی۔ خدا کے لیے یہاں سے جاؤ۔
رنجیت سنگھ۔ اچھا اب میں جاتا ہوں۔ مگر تم کو اپنے پیارے شوہر کی قسم ہے ایک نظر ادھر تو دیکھو
چندراولی۔ ہیں کون رنجیت سنگھ۔
رنجیت سنگھ۔ ہاں پیاری میں ہوں تمہارا شوہر رنجیت سنگھ۔
چندراولی ؎ بعد مدت کے ملا آج وہ دھوکے دے کر
یاد جب اُس ستم ایجاد کی صورت نہ رہی

رنجیت سنگھ۔ پیاری اب یہاں سے چلنا چاہئے۔

چندراولی۔ ہاں پیارے چلنا ہی چاہئے (جانا چاہنا)

گھسیارہ۔ ہے مہاراج تم بڑے دھاہو دکھ نیدن میں چھوڑ کہاں چلے ہو ہے بھی نرک سے نکال کر باہر کرو۔

چندراولی۔ کمبخت تیرے ہی سبب یہ آفت آئی۔ مگر دشمن کیساتھ بھی کرنی چاہیئے بھلائی۔ جا میں نے تیرا قصور معاف کیا۔ (ہتھکڑی کھول دینا)

گھسیارہ۔ اب تم گھر کو جاؤ ہمری مہر و ہم کو دو۔

رنجیت سنگھ۔ کیوں بدذات دکھائی نہ اپنی اوقات۔ اگر تو ذرا بھی بولا تو فی النار کردونگا۔ جب تک ہم یہاں سے دور نہ نکل جاویں تب تک بولنا۔

گھسیارہ۔ ارے بھیا جانت ہے ایکا سنگ لئے جات ہے۔

(رنجیت سنگھ کا گھسیارہ کو مار ڈالنا)

ارے خون خون ہوگیا (سور سنگھ کا آنا)

عنایت خان۔ ارے کیا ہوا کیسا خون کس کا خون۔

محبت خان۔ حضور گھسیارہ فی النار مجرم فرار۔

عنایت خان۔ افسوس اس کو کس نے مارا۔ دیکھو وہ دو آدمی بھاگے جاتے ہیں۔ جلد گرفتار کرو۔ سچ بتاؤ تم میں سے اسکو کس نے مارا ہے

چندراولی۔ قتل میں نے کیا۔ اس شخص کی قاتل میں ہوں۔ جینے سے تنگ رہی ہوں۔ دل خستہ ہوں بسمل میں ہوں۔

رنجیت سنگھ۔ یہ دیوانی ہوگئی ہے۔ اس کی بات کا اعتبار نہ کرو اس کی اندام سے اظہار دیا باطل ہے۔ میں گنہگار ہوں۔ اس شخص کا قاتل میں ہوں۔

عنایت خان۔ محبت خاں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا بات ہے خونی کون بدصفات ہے۔

محبت خان۔ حضور دیکھئے۔ اس کے کپڑوں پر خون کا دھبہ ہے۔ ضرور اس نے مارا ہے۔

عنایت خان۔ اچھا اب ان کو قید کرکے عدالت میں رپورٹ کرو کل یہ مجرم پھانسی پائیگا۔

چندراولی۔ جمعدار صاحب میں قاتل میں گنہگار یہ شخص بے گناہ گرفتار اس کی آفت ٹلنی چاہئے۔ یہ سزا مجھ کو ملنی چاہئے۔

عنایت خان۔ نہیں جس نے خون کیا ہے وہی پھانسی پائیگا۔

چندراولی۔ افسوس پیارے تو میری بدبختی میں کہاں سے شریک ہوگیا تو کسی تدبیر سے یہاں سے نکل جائے تو بعد مرنے کے بھی میری روح چین پائے۔

رنجیت سنگھ۔ چندراولی تو سچ مچ پتی ورتا نار ہے۔ پر میں بھی چھتری جوانمرد ہوں۔ پیاری میں تجھ کو اس آفت میں چھوڑکر چلا جاؤں۔ بہادروں میں کیا منہ دکھاؤں۔ پیاری بہتر کہ میں پھانسی پاؤں تو کچھ پرواہ نہیں لیکن تو زندہ رہے۔ تیرا دل ٹھنڈا رہے۔

مہاتما۔ نہیں نہیں تم پھانسی نہیں پاؤ گے۔

چندراولی۔ نراہ نراہ اے کالی کی صورت تو کیوں مجھ دکھیا کے پیچھے پڑا ہے اب تو موت کی گھڑی بھی آگئی۔ جا کیوں سامنے کھڑا ہے۔ ؎

ستم کش میں رہی ارمان تیرے بارہا نکلے
مگر ایسا نہ ہو اب منہ سے تیرے بددعا نکلے

مہاتما۔ ہم تم دونوں کا جوڑ میل کرکے سبھا بھر کو نہال کرینگے۔

چندراولی۔ کیسی سبھا کیسا دربار یہ تو نرک کا سماں ہے آشکار۔

مہاتما۔ کیا تم قدرت ایشور کے قائل نہیں ذرا آنکھ اٹھا کر تو دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔

(تالی بجانا سین کا بدل جانا پریوں کا پھولوں کی بارش کرنا)

چوبدار ـــ محفل پُر نور ہے رکھو نظر چاروں طرف
فصل شادی ہے نہ غم کا گذر چاروں طرف
ایک جگہ پر جمع ہیں جو ہر جگہ کے تاجدار
حسن کی ضَو سے نہیں جمتی نظر چاروں طرف
آج ہیں شادی کی رسمیں عاشق و معشوق میں
لے اُڑی بادبہاری یہ خبر چاروں طرف

مہاتما ۔ کیوں اے وزیر دانا تم نے اس عورت کو پہچانا۔

وزیر ۔ آہا راجہ چندرسین کی بیٹی چندراولی۔

مہاتما ۔ اور یہ کون ہے۔ مرد عالی وقار۔

وزیر ۔ اوہو رنجیت سنگھ نامدار۔

مہاتما ۔ راجہ رام کے دربار میں جو مجھ سے تکرار تھا۔ وہ قابل اعتبار تھا۔ آپ کا سچا فرمان تھا۔ مگر مجھ کو منظور امتحان تھا۔ اس پاک دامنی کی آزمائش کے لیئے جہاں تک میں نے اس کو دکھ اور کشٹ دیا اس کو عصمت اور عفت میں پورا پایا۔ خدا جس کو دے دولت پاک بازی نو انساں اور یہ رنجیت سنگھ بھی عاشق صادق ہے۔ یہ اس کے لایق اور وہ اس کے لایق ہے۔

وزیر ۔ اے مہابلی کیا میں نہیں جانتا تھا۔ کہ آپ سنسار کے چال چلن کا حال گھر بیٹھے دریافت کر سکتے ہیں۔ مگر جو اس وقت صحبت تھی۔ وہ بھی پُر مصلحت تھی۔

مہاتما ۔ اے شہریار عالی وقار میں جان و دل سے ہوں آپ لوگوں کا شکر گذار کہ آپ نے اس دربار کی رونق بڑھائی۔ تکلیف اُٹھائی ؎
آسماں پر ہے دماغ اپنے دل مسرور کا عجب شادی سے دل خوش ہے ہر اک رنجور کا

محفل عشرت ہے یا شعلہ ہے برق طور کا
آسماں کو داغ ہے اس محفل پُر نور کا
ڈھونڈتا پھرتا ہے پھاہا مرہم کافور کا

راجہ رام ۔ مرتبے اس بزم میں دونے ہمارے ہو گئے
مہتاں آپ ہیں ہم سب ستارے ہو گئے

مہاتما ۔ اے رنجیت سنگھ تیری نیک بی بی پر جو میرے ہاتھ سے ستم گذرا ہے اس کو معاف کرنا ۔

رنجیت سنگھ ۔ آپ کی بدولت مجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ میں نیک ناموں میں داخل ہوا ۔

چندراولی ۔ اے مجھ کنیز کی عزت بڑھانے والے میں شرمندہ ہوں ۔ کہ حالت مجبوری میں خدا جانے میرے سے کیا کیا بے ادبی ہوئی ۔ وہ وقت یاد آتا ہے ۔ تو دل گھبراتا ہے ۔ بدن تھرتھراتا ہے ۔ اُس کو بھی معاف کیجئے ۔ اپنا دل صاف کیجئے ۔

مہاتما ۔ اے نیک عورت تجھ پر ایشور کی رحمت

ہمیشہ خوش رہو عالم میں تم دونوں بہ آزادی
مبارکباد کا غل ہو مبارک دونوں کو شادی
ہمارے دربار کے حسینو دکھاؤ حسن و جمال اپنا
سماں زمین سے ہو آسمان تک نمایاں کمال اپنا

خواص

[illegible]ہو حکم سر بزم ہم کو گانے کا — دماغ عرش پہ پہنچا ہر اک زمانیکا
[illegible]وہ رنگ کہ دلشا[illegible]زمانیکا — جو دیکھے برق بھی انداز مسکرانیکا
ہو مقصد چ[illegible]بر گے پر دیکھیں منہ چھپانے کا

گانا سہیلیاں

چھوم چھننا نا نا چھوم چھننا نا نا تا تا تھئی تھا تا تا تھئی تھار آؤ
ناچو سب ملکر تا تھئی نندا تک تک تنی تھا بل مل جل گاؤ سکھی آؤ تم
دھاؤ سکھی گاؤ سکھی تم ناچو سکھی آؤ۔ سکھیاں دھاؤ سکھیاں ناچو
سکھیاں یمتہیں رشی سنسار۔ دکھ سنکٹ سب مٹ گئے خوشی ہو۔
اب ہر بار۔ ہر کی دیا سے ہو گئے سپورن سب کار۔ آنساری وگ وگ
نا نا نا نا نا۔ ہر کی تا دھارے ننارے دھیم تا نا نا دھا تینگ۔ دھا تینگ
دھانی دھا کٹ تک دھوم کٹ تک دھانی۔ دھا کڑان دھا۔
(ناچ کے بعد تماشہ کا اختتام پانا)

تمام شد

میٹھے ترانے

رعایتی قیمت

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
گویا مکمل چار حصہ	۵/	راگ پشپاولی	۶/
گل گلشن مکمل نو حصہ	۵/	راگ بنود	۶/
دیوان داغ	۱۲/	گلدستہ فردوس ۲ حصہ	۲/
بہار سخن	۱/	نرسنگھ بھجناولی	۴/
گوہر سخن	۱/	دیوان عارف	۴/
نغمۂ سخن	۱/	گراموفون گائیڈ حصہ اول	۴/
جوہر سخن	۱/	گراموفون گائیڈ حصہ دوم	۴/
بزم راحت	۴/	گراموفون گائیڈ حصہ سوم	۴/
بزم عشرت ۲ حصہ	۲/	گنجینہ نعت	۶/
گلدستہ بھجن	۱/	گذر گیا ہے زمانہ	۱/
تصویر سخن	۱/	سوزِ جگر	۱/
خزینہ سخن ۲ حصہ	۲/	سخن داغ	۱/
چھیل چھبیل کا مرتبہ	۱/	نغمہ بہار کامل دس حصہ	۱۰/
ترانہ داغ	[illegible]	نغمہ پرستان	۱/
گلزار نسیم	۳/	انتخاب قوالی	۱/
بہار گلشن	۱/	بہار پنجاب دو حصہ	۲/
بہار قوالی	۱/	بزم جوہر	۱/
بہار تھیٹر	۱/	دل کا چین	۱/
جوہر تھیٹر	۱/	عاشقوں کی عید	۱/

ملنے کا پتہ:۔ بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور